بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 54 شمارہ 4-5

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

14/21 ذوالحجہ 1425ھ 25 صلح 1 تبلیغ 1384 ہش 25 جنوری و یکم فروری 2005

Postal Reg.No:PB/0154/2003 to 2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 21 جنوری (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیرالمومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں حضور پرنور نے کل مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ عید ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو قربانیاں کرنے کی طرف توجہ فرمائی اور عیدالمبارک کا تحفہ پیش کیا۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ و امرہ۔

دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔

یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

”یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں **قیامت کا نمونہ** ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا﴾ (بنی اسرائیل:16) اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے **یورپ** تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں تو سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ“۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 268-269)

”خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا۔ بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہئے جس کی طرف سورۃ ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا﴾ (الزلزال:2) اشارہ کرتی ہے۔ لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہروں گا۔ مگر میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ یہ شدید آفت جس کو خدا تعالیٰ نے زلزلہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے صرف اختلاف مذہب پر کوئی اثر نہیں رکھتی اور نہ ہندو یا عیسائی ہونے کی وجہ سے کسی پر عذاب آسکتا ہے اور نہ اس وجہ سے آسکتا ہے کہ کوئی میری بیعت میں داخل نہیں۔ یہ سب لوگ اس تشویش سے محفوظ ہیں۔ ہاں جو شخص خواہ کسی مذہب کا پابند ہو جرائم پیشہ ہونا اپنی عادت رکھے اور فسق و فجور میں غرق ہو اور زانی، خونی، چور، ظالم اور ناحق کے طور پر بداندیش، بدزبان اور بدچلن ہو اس کو اس سے ڈرنا چاہئے۔ اور اگر توبہ کرے تو اس کو بھی کچھ غم نہیں اور مخلوق کے نیک کردار اور نیک چلن ہونے سے یہ عذاب ٹل سکتا ہے۔ قطعی نہیں ہے“۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 151 حاشیہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 25 جنوری 2005

عذاب الیم کے یہ خوفناک سلسلے!

((2))

قرآن مجید نے ہمیں یہ بات بھی سمجھائی ہے کہ عذابوں کے یہ سلسلے جب پے در پے ہو جائیں تو سمجھ لینا چاہئے کہ خدا کا کوئی مامور اور فرستادہ کہیں مبعوث ہو چکا ہے کیونکہ قانون قدرت جو قرآن مجید میں درج ہے وہ یہی ہے کہ:-

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا کہ ہم اس وقت تک پے در پے عذابوں کے سلسلہ کو جاری نہیں کرتے جب تک کہ کہیں کسی رسول کو نہ بھیج لیں، آج کے اس دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرما کر یہ اتمام حجت پوری کر دی ہے اور دنیا کو آپ کے ہاتھ پر گناہوں سے توبہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ:-

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ثابت کر دے گا۔

پس یہ زور آور حملے جو مختلف عذابوں کی شکل میں آرہے ہیں دراصل خدا کے اس مامور کے انکار کے نتیجہ میں ہیں جس کو نہ مان کر دنیا طرح طرح کے گناہوں میں ملوث ہو چکی ہے آج کے اس دور میں یہی ایک انسان ہے جس نے کہا کہ میرے خدا نے مجھے مسلمانوں عیسائیوں یہودیوں ہندوؤں سب کیلئے سدھارک مصلح اور ریفارمر بنا کر بھیجا ہے مجھ پر ایمان لا کر گناہ آلود زندگیوں سے نجات حاصل کرو۔

دیکھئے کہ دنیا میں گناہوں کا سلسلہ کس قدر بڑھ گیا ہے۔

☆...... بداخلاقی بے حیائی اور فحاشی کی انتہا ہو چکی ہے نہ صرف یہ کہ زناکاری عام ہو گئی ہے بلکہ ہوموسیکسوئلٹی بھی ایک ایسے فیشن کی شکل اختیار کر گئی جس کو قبول کرنے کیلئے معاشرے کو مجبور کیا جا رہا ہے معصوم بچوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے میں کوئی شرم محسوس نہیں کی جا رہی باپ بیٹی اور بہن بھائی کے رشتوں کا احترام باقی نہیں رہ گیا۔ اس جنسی بے راہ روی کے نتیجہ میں اگرچہ ایڈز جیسی خوفناک بیماری انتقام کی شکل میں ظاہر ہو چکی ہے جو اب پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لینے کیلئے بے تاب ہے۔

☆...... معصوموں، عورتوں کو زندہ جلایا جا رہا ہے گھروں میں ان سے بہیمانہ سلوک کئے جا رہے ہیں۔ معصوم بچیوں کو پیدا ہونے سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اُتارا جا رہا ہے یہاں تک کہ زمانہ جاہلیت کی طرح پیدا ہونے کے بعد بھی نہایت دردناک طور پر موت کے منہ میں سلانے کے واقعات لگاتار منظر عام پر آرہے ہیں جس کے نتیجہ میں بعض جگہوں پر بچوں کی نسبت بچیوں کی شرح پیدائش قابل فکر حد تک گر گئی ہے۔

بھائی کا بھائی پر ظلم۔ قتل و غارت لڑائی جھگڑے ذرا ذرا سی بات پر چچا بھتیجے کا ایک دوسرے کو قتل کر دینا تو اب دور کی بات رہ گئی ہے سگا بیٹا باپ کو اور سگا باپ بیٹے کو قتل کر رہے ہیں یہاں تک کہ ماں بیٹے کو اور بیٹا ماں کو قتل کر رہا ہے۔

☆...... رشوت ستانی، ملاوٹ اور نقلی دوائیوں کے بنانے کا کاروبار زوروں پر ہے جس کے ذریعہ انسانی جانوں سے کھیلا جا رہا ہے۔

☆...... نشہ اور نشہ آور اشیاء کا کاروبار عالمگیر طور پر پھیلا ہوا ہے جس سے نوجوانوں کی زندگیوں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ گھروں کی خوشیاں برباد کی جا رہی ہیں۔

☆...... ہر ملک اور ہر مذہب میں قومی مذہبی اور علاقائی غارتگری اور قتل و غارت اس کے علاوہ ہے جس کے ذریعہ لاکھوں بچوں کو یتیم اور لاکھوں نوجوان عورتوں کو بیوہ بنایا جا رہا ہے یہ چیز افریقہ کے غریب ممالک میں بھی ہے مڈل ایسٹ میں بھی ہے اور یورپ میں بھی ہے۔

☆...... مذاہب بھی بگڑ گئے ہیں اور انہیں محض سیاسی اغراض سے یا اپنی مفاد پرستیوں کو پورا کرنے کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور یوں محسوس ہو رہا ہے گویا مذہب کا مطلب ہی لوٹ مار اور ذہنی عیاشی کی تکمیل ہے۔

ایسے میں خداوند رحیم نے انسانوں کو بچانے کیلئے تمام سابقہ انبیاء کے بروز کے طور پر اور سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کے طور پر اس زمانے میں ایک شخص کو مبعوث فرمایا ہے جس کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہے جنہیں دنیا کے دُکھ دُور کرنے کیلئے بھیجا گیا ہے لیکن بہتیرے ہیں جنہوں نے آپ کا انکار کر دیا ہے بہت ہیں جو آپ کی عزت و شان کی تضحیک و تذلیل پر اُتر آئے ہیں اور بہتیرے ہیں جنہوں نے آپ کے دعویٰ کی طرف توجہ کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھا ہے۔ اور آپ کی عافیت بخش تعلیم کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں آج دنیا صرف تباہی و بربادی کے کنارے پر کھڑی ہے بلکہ اس میں گر چکی ہے۔

دنیا ظلموں اور گناہوں کی آماجگاہ بن گئی ہے اور ضلالت و گمراہی کے گھنے سیاہ بادلوں نے اس کو گھیرے میں لے لیا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ خداوند ذوالجلال اگر اپنی قدرت کے مظاہر کو دنیوی وجوہات کی بنا پر حرکت دیتا ہے اگر زلزلوں طوفانوں سمندری لہروں اور خوفناک آندھیوں کے لئے کچھ اور عوامل وابستہ ہیں تو یقیناً خدا اپنے کسی فرستادے کے مبعوث فرمانے کے بعد ان کو اپنے غضب کے طور پر بھی استعمال کرتا ہے۔ جی ہاں وہی خدا جس نے فرعون کو جوار بھاٹا کے عذاب سے مار دیا تھا جبکہ جوار بھاٹا روزانہ ہی بعض اور وجوہات کی بنا پر آتا ہے اور جس سے کئی فوائد وابستہ ہیں۔ جی ہاں وہی بارشیں جو ایک وقت باران رحمت بن کر نازل ہوتی ہیں تو دوسری طرف ان کے قہر نے حضرت نوح کی قوم کو عذاب الٰہی کی یاد دلا دی تھی۔ جی ہاں وہی ہوائیں جو دنیا میں کئی طرح کی خوشخبریاں لیکر چلتی ہیں انہوں نے قومِ عاد، ثمود اور لوط کو تہس نہس کر کے رکھ دیا تھا۔ آج بھی خدا کے ایک فرستادہ کی آمد کے بعد اور اس کے بار بار توجہ دلانے کے بعد یہی عوامل خدا کے غضب کو لیکر بار بار انسانوں کو جھنجھوڑ رہے ہیں۔ ابھی ایک عذاب ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا آجاتا ہے ایک زلزلے سے لوگ فارغ نہیں ہوتے کہ دوسرے کا منہ دیکھتے ہیں ایک جگہ سیلاب کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا کہ دوسری طرف کے لوگوں کی طرف سے بچاؤ بچاؤ کی آوازیں آتی ہیں۔ قدرتی آفات کے علاوہ ایک قوم دوسری قوم کیلئے عذاب بن چکی ہے۔ کسی قوم پر کسی طرح کا عذاب ہے اور کسی قوم پر کسی طرح کا عذاب ہے۔

مسلمانوں کو ہی لے لیجئے کہ یہ نااتفاقی انتشار اور فرقہ بندی کے عذاب میں گرفتار ہیں اور اس کے نتیجہ میں آپس میں ہی ایک دوسرے کو عذاب الیم میں گرفتار کئے ہوئے ہیں۔

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26 دسمبر 2004 کو آنے والے سمندری زلزلہ کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے۔ آپ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2004 میں فرمایا کہ "کچھ دن ہوئے سری لنکا اور دوسرے ممالک میں زلزلہ آیا ہے سخت تباہی آئی ہے ان کیلئے دُعا کریں اللہ تعالیٰ تباہی سے بچائے عجیب بات ہے کہ پچھلے سال قادیان کے جلسہ کے دوران ایران میں زلزلہ آیا اور اس سال بھی اب آیا ہے یہ اتفاق نہیں ہے Humanity First کے ذریعہ انسانی مدد کریں بڑی بڑی جماعتیں پروگرام بنا کر ان کی مدد کریں"۔

پس ہر مذہب کے ماننے والے کیلئے اور تمام اقوام کیلئے ضروری ہے کہ وہ آج کے اس گھٹن بھرے اور عذاب کے ماحول میں سوچیں اور غور کریں کہ آئے دن اور مسلسل آنے والے عذابوں کے پیچھے آخر راز کیا ہے کہیں خدا کے کسی مرسل نے ہمیں قبل ازیں ان عذابوں سے ڈرایا تو نہیں ہوا۔ اگر آپ غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ خدا کے ایک بندے نے الہام الٰہی کے ذریعہ آج سے سو سال قبل ان عذابوں سے ہمیں ڈرایا تھا۔ چنانچہ اس مضمون کے آخر پر ہم بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند انذار ذیل میں درج کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا (یعنی خدا کے عذابوں سے ڈرانے والا (ناقل) پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اس کو قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ثابت کر دے گا"۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئیوں کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہونگے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور توبہ کرنے والے اَمان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے مَیں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مُدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ" (حقیقۃ الوحی صفحہ 256 تا 257)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

دعاؤں اور صدقات کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خالص ہو کر اس کے سامنے جھکتا ہے اور اس سے بخشش اور معافی طلب کرتا ہے تو وہ بھی اس پر رحم اور فضل کی نظر ڈالتا ہے۔

(دعا اور صدقہ وخیرات کے متعلق قرآن مجید ، احادیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے پرمعارف مضمون کا بیان)

(خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 26 / نومبر ۲۰۰۴ء بمطابق 26 / نبوت ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن - لندن)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿ اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴾ (سورة التوبه آیت :104)

کیا انہیں علم نہیں ہوا پس اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ منظور کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

چند جمعے پہلے جب مَیں نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا تھا تو اس میں یہ مثال بھی دی تھی کہ بعض خواتین نے جن کے اولاد نہیں ہوتی تھی ، بچوں کی طرف سے بھی چندہ دینا شروع کر دیا مثلاً اگر دو تین چار بچوں کی طرف سے چندہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُتنے بچے عطا فرما دیئے۔ اس پر بعض خط آئے ، ملتے جلتے قسم کے ، کہ آپ نے کہا تھا کہ جن کے اولاد نہیں ہوتی اگر اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا شروع کر دیں تو ضرور اولاد ہو جائے گی۔ اور پھر یہ کہ ہمارے بچوں کے نام بھی رکھ دیں تا کہ ہم ان کی طرف سے چندہ دینا شروع کر دیں کیونکہ بغیر نام کے چندہ نہیں دیا جا سکتا۔ تو پہلی بات تو یہ کہ مَیں نے یہ بالکل نہیں کہا تھا کہ ضرور اولاد ہوگی۔ مَیں نے یہ کہا تھا کہ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ دعا اور صدقات اور چندے کی برکت سے فوری نظارے دکھا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا احمدیوں کے ساتھ یہ سلوک بھی ہے۔ میں وہ بات کس طرح کہہ سکتا ہوں جس کا مجھے حق نہیں پہنچتا۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ میں لوگوں کو بیٹے بھی دیتا ہوں ، بیٹیاں بھی دیتا ہوں ، بعض کو دونوں جنسیں دیتا ہوں اور بعض بانجھ ہوتے ہیں ان کے ہاں کچھ بھی اولاد نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ بات میری طرف منسوب نہ کریں جو مَیں نے کہی نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کے خلاف ہے۔ اس لئے ایک تو غور سے بات کو سننا چاہئے اور پھر سوچ سمجھ کر تصدیق کروا کر اگر لکھنا ہو تو خط میں لکھا کریں۔

پھر یہ کہ چندہ دینے کے لئے نام رکھ دیں ، یہ بھی کوئی ضروری نہیں ہے۔ جو اپنی خوشی سے اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا چاہتے ہیں وہ از طرف بچگان لکھ کر چندہ دے سکتے ہیں۔ اور یہ جو بات ہے یہ بھی خاص صرف تحریک جدید ، وقف جدید یا کسی خاص قسم کے چندے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل اور سلوک نہیں ہے۔ مختلف لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا مختلف سلوک ہے۔

کچھ دن ہوئے مجھے کسی نے لکھا کہ ہمارے ہاں اولاد نہیں ہو رہی تھی تو علاج کروانے کی کوشش کی۔ جو علاج تھا وہ کافی مہنگا تھا ، ہزاروں یورو (Euro) کا خرچ اس پہ آ رہا تھا تو خاوند نے کہا مَیں اتنی بڑی رقم علاج پر خرچ نہیں کروں گا ، بہتر ہے کہ مسجد کے لئے چندہ دے دیں تو اللہ تعالیٰ شاید اس کی برکت سے ہی ہمیں اولاد دیدے۔ تو انہوں نے (دونوں میاں بیوی نے) یہ رقم مسجد کے لئے دے دی۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے انہیں کئی سالوں کے بعد اولاد کی خوشخبری سے نوازا ہے۔ اور پھر ایک نہیں اب ٹونز (Twins) کی امید ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ سلوک ہے۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے ان کو بچے عطا فرمائے۔

یہ جو اپنے بندوں سے خدا تعالیٰ کا سلوک ہے ، کسی کی کوئی ادا اسے پسند آ جاتی ہے اور فضل فرماتا ہے ، کسی کی کوئی بات پسند آ جاتی ہے۔ کبھی شرط لگا کر اس پر پکے نہیں ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ بعض دفعہ یہ بھی ایمان کے لئے ٹھوکر کا باعث بن جاتا ہے۔ اب ان لوگوں کا ایمان بھی دیکھیں ، یہ جو میاں بیوی تھے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم مسجد کا چندہ دیں گے تو ہمارے ہاں ضرور اولاد ہو جائے گی۔ بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ چندہ دو اگر اللہ تعالیٰ نے اولاد دینی ہوگی تو ویسے بھی بغیر علاج کے دیدے گا۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ تو ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک ہے اس لئے کبھی بھی چندہ یا صدقہ دے کر پھر اس بات پر سو فیصد قائم نہیں ہو جانا چاہئے کہ ضرور اللہ تعالیٰ اب ہماری خواہش کے مطابق ہماری یہ دعا اور مرضی قبول فرما لے گا۔

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے میں دعاؤں کو ، صدقات کو قبول کرتا ہوں لیکن ان بندوں کی جو اس کی طرف جھکتے ہیں ، اپنی کمزوریوں اور اپنی نالائقیوں سے آئندہ بچنے کی کوشش کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ایسے لوگوں کو جو ایسی کوشش کر رہے ہوں ، اس کی طرف آنے کی کوشش کر رہے ہوں ، جیسا کہ حدیث میں بھی ہے کہ اگر ایک قدم چل کے آتا ہے تو اللہ میاں دو قدم چلتا ہے اور زیادہ تیز چلتا ہے تو دوڑ کر آتا ہے ، تو بہرحال جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ بندہ اس کی طرف آ رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تو بہت رحم کرنے والا ہے۔ وہ تو جب بندہ خالص ہو کر اس کی طرف جھکتا ہے فوراً اپنے رحم کو جوش میں لے آتا ہے کیونکہ وہ تو اس انتظار میں ہوتا ہے کہ کب میرا بندہ دعا اور صدقات سے میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ، یہ ضروری نہیں کہ خواہش کے مطابق کام ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تو اگر فوری طور پر خواہش کے مطابق یعنی جو بندے کی خواہش ہے نتیجہ نہ بھی ظاہر فرمائے تو بھی بندے کی دعا اور صدقہ قبول کر لیتا ہے اور اَور ذرائع سے اَور وقتوں میں پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ میری دعا کا اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مختلف رنگوں میں فضل ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ بغیر کسی شرط کے خالص ہو کر اس کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ اور جس طرح اس نے فرمایا ہے کہ صدقہ و خیرات اور توبہ کرتے رہیں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارا کام صرف یہ ہو کہ اس کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ صدقہ و خیرات اور چندے دینے کے بعد بھی کبھی بھی کسی قسم کا تکبر ، غرور یا دکھاوا ہم میں ظاہر نہیں ہونا چاہئے بلکہ عاجزی سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو بڑا حیا والا ہے۔ بڑا کریم ہے ، سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرتے ہوئے شرماتا ہے۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ان اللہ حییٌ کریم) تو جب بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دعا کرتا ہے اور صدقہ و خیرات دیتا ہے ، اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے ، صرف اس لئے کہ اللہ کا قرب پائے ، اس کی رضا حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی بعض صفات میں رنگین ہونے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ تو اپنی تمام صفات میں کامل ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ بندے کو اس کی خاطر کیے گئے کسی کام پر اجر نہ دے۔ اس کی دعاؤں کو قبول نہ کرے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہماری مرضی کے مطابق ہی وہ اجر ملے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم کبھی بھی یہ تصور نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ہاتھ خالی واپس لوٹائے گا۔ جب تم خالص ہو کر اس سے دعا مانگو گے تو وہ کبھی ردّ نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ خالص ہو کر اس کے حضور جھکنے والے ہوں ، اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں اور اس کی خاطر قربانی کرنے والے ہوں۔ اور کسی شرط کے ساتھ اپنے چندے یا اپنا صدقہ و خیرات پیش کرنے والے نہ ہوں۔

صدقہ وخیرات اور دعا کے ضمن میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

سعید بن ابی بردہ نے والد اور اپنے دادا کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ کرنا فرض ہے۔ اس پر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس کے پاس کچھ نہیں وہ کیا کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص اپنے ہاتھ سے کام کرے، اپنی ذات کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ انہوں نے عرض کیا اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا وہ اپنے کسی ضرورتمند قریبی عزیز کی مدد کرے۔ صحابہؓ نے عرض کی اگر کوئی شخص اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو۔ تو اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسے چاہئے کہ وہ معروف باتوں پر عمل کرے، ان پر عمل پیرا ہو اور بری باتوں سے رکے، یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب علی کل مسلم صدقۃ فمن لم یجد فلیعمل بالمعروف)

تو یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ قربانی کا جذبہ ابھرے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش ہو۔ صحابہؓ کا اس میں کیا رنگ ہوا کرتا تھا، ان کے بھی عجیب نظارے نظر آتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا میں ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ اپنے صدقے کا مال لے کر گھر سے نکلا اور ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا (رات کو اس کو پتہ نہیں لگا اور چور کے ہاتھ پر رکھ دیا)۔ لوگ صبح اس طرح کی آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ ایک چور کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا: اے اللہ! سب تعریف کا تو ہی مستحق ہے۔ میں ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ اپنے صدقہ کا مال لے کر نکلا اور پھر اس رات بھی ایک عورت کو دیکھا جو بدکار عورت تھی، اس کو وہ صدقہ دے دیا۔ لوگوں نے صبح پھر اس طرح کی باتیں کیں۔ کہ آج رات ایک زانیہ عورت کو صدقہ دیا گیا۔ اس پر اس شخص نے کہا اے اللہ! سب تعریف کا تو ہی مستحق ہے، کیا میں نے ایک زانیہ کو صدقہ دے دیا ہے، اب میں دوبارہ ضرور صدقہ کروں گا۔ پس وہ صدقہ کا مال لے کر نکلا اور اب کی دفعہ پھر غلط آدمی تک پہنچ گیا اور ایک اچھے بھلے امیر آدمی، مالدار آدمی، کھاتے پیتے آدمی کو صدقہ دے دیا۔ لوگ پھر صبح اس طرح کی باتیں آپس میں کر رہے تھے کہ آج رات ایک مالدار شخص کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا سب تعریف کا تو ہی مستحق ہے، پہلے تو میں نے ایک چور کو صدقہ دیا، پھر ایک زانیہ کو اور پھر مالدار شخص کو۔ وہ اس بات پر بہت فکر مند تھا اور افسوس کر رہا تھا تو اس کے پاس ایک شخص آیا اور اس کو کہا گیا کہ جہاں تک تیرے چور کو صدقہ کرنے کا تعلق ہے تو ممکن ہے کہ وہ صدقہ لینے کے بعد چوری سے باز آ جائے اور جہاں تک زانیہ کا تعلق ہے تو اس بات کا امکان ہے کہ وہ زنا سے رک جائے۔ اور جہاں تک غنی کا تعلق ہے تو اس بات کا امکان ہے کہ وہ تیرے اس فعل سے عبرت حاصل کرے اور اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے خرچ کرنے لگ جائے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اذا تصدق علی غنی وھو لا یعلم)

تو یہ آنحضرت ﷺ کی بات سن کر کہ صدقہ ضرور دینا چاہئے، صحابہ اس کوشش میں رہا کرتے تھے اور بعض دفعہ غلط لوگوں کو بھی صدقے دے دیا کرتے تھے۔ ان کو یہ فکر نہیں ہوتی تھی کہ ہم نے اس سے کچھ حاصل کرنا ہے۔ فکر یہ ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ رات کو بھی اس لئے نکلتے تھے تا کہ کسی کو پتہ نہ لگے اور یہ احساس نہ ہو کہ صدقہ یا مال خرچ دکھاوے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ کام کرنا چاہتے تھے۔ تو اس کی یہ پریشانی دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے اس کو تسلی دینے کے لئے فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ اگر تمہارا صدقہ صحیح لوگوں تک نہیں پہنچا تو تم کو اس کا اجر نہیں ملے گا۔ بلکہ اس کا بھی اجر ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے اس وجہ سے جن لوگوں کے پاس تمہارا صدقہ گیا ہے ان کی اصلاح ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی خاطر کئے گئے کسی کام کو بھی بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کتا دیکھا جو شدت پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا، اس شخص نے اپنا موزا (جراب) اتارا اور اس سے اس کے سامنے پانی انڈیلنے لگا۔ یہاں تک کہ اس نے اس کو سیر کر دیا۔ اس کی اچھی طرح پیاس بجھا دی۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اپنے بندے کی قدر دانی کی تو اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 521 مطبوعہ بیروت)

طمع اور لالچ کے بغیر ضرورت اور رحم کے جذبات کے پیش نظر جب کتے کو بھی پانی پلایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی اجر دیا۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے رحم کے نظارے ہیں۔ جیسا بندہ اس کی مخلوق سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی وہی سلوک کرتا ہے۔

پھر صدقات کے بارے میں ہی ازواج مطہرات کے بارے میں ایک بڑی پیاری روایت آتی ہے۔ ان کو بھی کس طرح خواہش ہوتی تھی کہ آنحضرت ﷺ کا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل کیا جائے اور پھر یہ بھی خواہش تھی کہ اگر آنحضرت ﷺ کی وفات ان سے پہلے ہو جائے تو ہم بھی جلدی جلدی ان کو جا ملیں۔ اس کے لئے ایک دفعہ انہوں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم میں سے سب سے پہلے آپ سے کون ملے گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے لمبے ہاتھوں والی۔ پھر ان ازواج مطہرات نے اپنے ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سب سے لمبے ہاتھوں والی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمیں اس بات کا بعد میں علم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد کیا تھی۔ اس سے مراد یہ تھی کہ کون کثرت سے زیادہ صدقہ دیتا ہے۔ کیونکہ وہی صدقہ دیا کرتی تھیں اور صدقے کو پسند کرتی تھیں۔ اور وہی ازواج میں سب سے پہلے آنحضور ﷺ سے جا ملیں۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فضل صدقۃ الشحیح الصحیح)

تو آپؐ نے کھل کے یہ نہیں بتایا کہ صدقہ وخیرات کرنے والی سب سے پہلے مجھ سے ملے گی بلکہ اشارۃً بتا دیا کیونکہ جو فطرتاً زیادہ صدقہ وخیرات کرنے والی ہے اسی نے آگے ملنا ہے۔ یہ ہر ایک کی اپنی اپنی فطرت ہوتی ہے۔ بعض کم کرتے ہیں بعض زیادہ کرتے ہیں۔ گو کہ ازواج مطہرات بہت زیادہ صدقہ کرنے والی تھیں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور برائی کی موت کو دور کرتا ہے۔ (ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ما جاء فی فضل الصدقۃ) تو کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ گناہوں کی پکڑ سے بچنے کے لئے بھی صدقہ وخیرات بہت ضروری ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی ہی استطاعت ہو۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ) یعنی معمولی سا صدقہ بھی ہو وہ بھی دو تا کہ اللہ میاں تمہارے گناہ بخشے۔ اور صدقہ اسی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص ہو کر اس کی رضا کی خاطر دینا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”تمام مذاہب کے درمیان یہ امر متفق ہے کہ صدقہ خیرات کے ساتھ بلاٹل جاتی ہے۔ اور بلا کے آنے کے متعلق اگر خدا تعالیٰ پہلے سے خبر دے تو وہ وعید کی پیشگوئی ہے۔ پس صدقہ وخیرات سے اور توبہ کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے وعید کی پیشگوئی بھی ٹل سکتی ہے“۔ یعنی جو انبیاء کی طرف سے ایسی پیشگوئیاں ہوں جن میں انذار بھی ہو وہ بھی ٹل جاتی ہیں۔ ”ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس بات کے قائل ہیں کہ صدقات سے بلاٹل جاتی ہے۔ ہندو بھی مصیبت کے وقت صدقہ وخیرات دیتے ہیں“، یعنی جن کا اللہ تعالیٰ پہ اتنا یقین نہیں بھی ہے وہ بھی دیتے ہیں۔ ”اگر بلا ایسی شے ہے کہ وہ ٹل نہیں سکتی تو پھر صدقہ خیرات سب عبث ہو جاتے ہیں“۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 176-177 جدید ایڈیشن)

یہاں آپ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ صدقہ وخیرات سے مشکلیں دور ہوتی ہیں۔ تو توبہ، دعا، صدقہ وخیرات سے، جیسا کہ میں نے کہا، مشکلات دور ہوتی ہیں۔ بلکہ فرمایا کہ اگر انبیاء کی طرف سے بھی کسی قوم کا حال دیکھ کر اس کی بربادی کی پیشگوئی کی جائے، اس کو انذار کیا جائے تو حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر ہوتی ہے جو آگے نبی پہنچاتا ہے اگر قوم دعا اور صدقہ وخیرات کرے یا اس کی طرف مائل ہو تو وہ پیشگوئیاں بھی ٹل جاتی ہیں۔ پس جب نبی کی پیشگوئیاں ٹل سکتی ہیں جو براہ راست اللہ سے خبر پا کے پیشگوئی کرتا ہے تو عام معاملات میں جو مشکلات انسان کو پیدا ہوتی رہتی ہیں وہ تو صدقہ وخیرات سے اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ضرور ٹالتا ہے۔

دعاؤں اور صدقات کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خالص ہو کر اس کے سامنے جھکتا ہے اور اس سے بخشش اور معافی طلب کرتا ہے تو وہ بھی اس پر رحم اور فضل کی نظر ڈالتا

اطلاع

ان دنوں پورے پنجاب میں بعض وجوہات کی بناء پر بجلی کی بروقت فراہمی نہ ہونے کی وجہ سے اخبار بروقت نہیں نکل پا رہا۔ ادارہ اس کیلئے معذرت خواہ ہے۔

Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ اگر کوئی شخص توبہ، استغفار یا دعا کرے یا صدقہ خیرات دے تو بلا رد کی جائے گی۔

جب دعاؤں کے ساتھ صدقہ وخیرات کی طرف توجہ دیں یا صدقہ وخیرات کے ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دیں کیونکہ بعض لوگ صرف صدقہ کر دیتے ہیں وہ ان کو آسان لگتا ہے، نمازوں اور دعاؤں کی طرف توجہ کم ہوتی ہے، دونوں چیزیں اگر ملائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل بہت تیزی سے فرماتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض لوگ صدقہ وخیرات تو کر دیتے ہیں لیکن یہ ایک حصہ ہے اس حکم کا۔ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ مالک ہے، وہ اپنے بندے کو کسی بھی طرح نواز سکتا ہے، بخش سکتا ہے لیکن یہ بھی اس کا حکم ہے کہ میرے سارے احکام پر عمل کرتے ہوئے میرے سامنے جھکو اور میرے سے دعا مانگو کیوں کہ میں لوگوں کی دعائیں سنتا ہوں۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾(البقرة 187) کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔لیکن بندے کا بھی یہ کام ہے کہ اس پکار کے ساتھ اُس طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ﴿فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ﴾(البقرة187) چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ ﴿لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾(البقرة187) کہ وہ ہدایت پا جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ سے اس دعا کے رابطے کو قائم رکھنے کے لئے، اور ہدایت پر قائم رہنے کے لئے، اس کے فضلوں کو ہمیشہ سمیٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب اس طرح دعاؤں کے ساتھ احکامات پر عمل کرتے ہوئے، صدقہ وخیرات پیش کر رہے ہوں گے، چندے دے رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ہماری دعائیں سنے گا بھی اور ان قربانیوں کو قبول بھی فرمائے گا۔

لیکن بعض لوگوں کا یہ خیال بھی ہوتا ہے۔مَیں یہ بھی بتاتا چلوں کہ خود تو بعض لوگوں کی دعاؤں کی طرف توجہ نہیں ہوتی، ایسے بھی کچھ ہوتے ہیں۔باقی احکامات بھی کبھی مانیں یا نہ مانیں، صدقہ و خیرات یا چندوں وغیرہ کی ادائیگی بھی کبھی کی تو بڑی بے دلی سے کی۔لیکن مشکل کے وقت بزرگوں کو یا خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے لکھ کر پھر یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا یہ کام اب ضرور ہو جانا چاہئے۔گویا کہ یہ ذمہ داری ہم نے ان پہ ڈال دی ہے اب ان کا کام ہے جس طرح بھی مانگیں اور ہمارا کام کرائیں۔بعض ایسے بھی سرپھرے ہوتے ہیں، ایسے خط آ جاتے ہیں جن میں باقاعدہ میری جواب طلبی ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی نہ کوئی حوالہ اس میں لکھ کر اس کی اپنے طور پر تشریح کر رہے ہوتے ہیں کہ آپ کو اتنا عرصہ ہوگیا دعا کے لئے لکھ رہا ہوں اور ابھی تک میرا کام نہیں ہوا۔آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ میرے لئے دعا کریں اور اپنی ذمہ داری کی طرف آپ کو توجہ دینی چاہئے۔باقاعدہ ڈانٹ ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا مجھے ایک حوالہ ملا۔جس سے مجھے پتہ لگا کہ یہ سرپھرے صرف آج کل ہی نہیں ہیں، فکر کی کوئی بات نہیں بلکہ ہر زمانے میں ہوتے ہیں۔یہ بڑا اچھا حوالہ ہے کیونکہ لگتا ہے کسی وقت آپؓ کے ساتھ بھی کسی ایسے نے ہی کوئی ایسی باتیں کی تھیں جس پر آپ نے خطبے میں یہ فرمایا۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ فرماتے ہیں کہ:''بعض لوگ دعا کے واسطے مجھے اس طرح سے کہتے ہیں کہ گویا میں خدا کا ایجنٹ ہوں اور بہرحال ان کا کام کرا دوں گا۔خوب یاد رکھو مَیں ایجنٹ نہیں ہوں، مَیں اللہ کا ایک عاجز بندہ ہوں''۔حضرت خلیفہ اول کا جواب میں اسی لئے پڑھ رہا ہوں کہ وہی جواب ان کو میری طرف سے بھی ہے۔''ہاں! اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنا میرا کام ہے''۔پھر فرمایا:''مگر جماعت کے بعض لوگ دعا کرانے کی درخواست میں بھی شرک کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں، کوئی تمہارا کارساز نہیں۔ مَیں علم غیب نہیں جانتا۔نہ مَیں فرشتہ ہوں اور نہ میرے اندر فرشتہ بولتا ہے۔اللہ ہی تمہارا معبود ہے۔اسی کے تم ہم سب محتاج ہیں، کیا مخفی اور کیا ظاہر رنگ میں۔اس کی طاقت بہت وسیع ہے اور اس کا تصرف بہت بڑا ہے۔وہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے''۔پھر آپؓ نے فرمایا:''خدا ہی کا علم کامل ہے۔اس کا تصرف کامل ہے۔اسی کے آگے سجدہ کرو۔اسی سے دعا مانگو۔روزہ، نماز، دعا، وظیفہ، طواف، سجدہ، قربانی، اللہ کے سوا دوسرے کے لئے جائز نہیں''۔پھر بعض لوگ جو اللہ کے فضل سے جماعت میں تو نہیں لیکن بعض دفعہ بعض شکایتیں ایسی آتی ہیں کہ بعض عورتیں کمزوریاں دکھا جاتی ہیں۔بالکل ہی بعض دعا کرانے والوں پہ اتنا اعتقاد ہوتا ہے کہ سمجھتی ہیں کہ بس ان کے واسطے سے ہی اوپر دعا جاتی ہے۔اگر دعا کا کوئی واسطہ ہے تو صرف آنحضرت ﷺ کا واسطہ ہے، اس کے علاوہ تو کوئی واسطہ نہیں ہے۔اس لئے درود بھیجنا چاہئے۔

فرمایا کہ:''بے ایمان شریروں نے لوگوں کے اندر شرک کی باتیں گھسا دی ہیں۔کہتے ہیں کہ قبروں پر جاؤ اور قبر والے سے کہو کہ تو ہمارے لئے خدا کے آگے عرض کر''۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں قبروں والوں کے پاس تو نہیں جاتے لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض زندوں کے پاس جاتے ہیں اور پھر سمجھتے ہیں کہ بس اس کے علاوہ ہمارا کام نہیں ہونا۔میں اس بارے میں پہلے ایک دفعہ کھل کے بتا چکا ہوں۔فرمایا کہ:''اسلام نے ہم کو اس طرح کی دعا نہیں سکھائی''۔

(خطبات نور صفحہ 506)

تو یاد رکھیں کہ پہلی بات تو یہ کہ جس سے دعا کرائی جائے ٹھیک ہے اس پر یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سنتا ہے۔لیکن اس سے پہلے اپنے آپ پر بھی غور کرنا ہوگا، اپنی حالت بھی بدلنی ہوگی کیونکہ اس طرح دعا کرنے والے کو، جس سے دعا کروائی جا رہی ہے امتحان میں نہ ڈالیں۔خود بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ہوگا۔تبھی جب یہ دونوں دعائیں اکٹھی ہو کر، یعنی دعا کروانے والے کی اور دعا کرنے والے کی دعا جب اکٹھی ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لائے گی۔اور بعض دفعہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا اللہ تعالیٰ کسی اور رنگ میں دعا قبول کر لیتا ہے۔ضروری نہیں ہے کہ اسی طرح مانے جس طرح بندہ مانگ رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:''قضاء وقدر کا دعا کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔دعا کے ساتھ معلّق تقدیر ٹل جاتی ہے۔جب مشکلات پیدا ہوتے ہیں تو دعا ضرور اثر کرتی ہے۔جو لوگ دعا سے منکر ہیں ان کو ایک دھوکہ لگا ہوا ہے۔قرآن شریف نے دعا کے دو پہلو بیان کئے ہیں۔ایک پہلو میں اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور دوسرے پہلو میں بندے کی مان لیتا ہے۔﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ﴾(البقرة:156) ''۔میں تو اپنا حق رکھا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں خوف اور بھوک سے آزماؤں گا۔فرمایا کہ اس ''میں تو اپنا حق رکھ کر منوانا چاہتا ہے۔اور نون ثقیلہ کے ذریعے جو اظہار تاکید کیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ قضائے مبرم کو ظاہر کریں گے۔تو اس کا علاج ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ (البقرة:157) ہی ہے''۔اور دوسرا وقت جب اللہ تعالیٰ منوانا چاہتا ہے تو پھر یہی اس کا علاج ہے۔ پھر اس کی رضا پہ راضی ہوں۔اور فرمایا کہ:''دوسرا وقت خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کی امواج کے جوش کا ہے۔وہ ﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المومن: 61) میں ظاہر کیا ہے''۔کہ مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔تو دو باتیں ہیں۔ایک یہ کہ خود منواتا ہے، خود قرآن شریف نے فرمایا ہے دوسرا یہ کہ کبھی بندے میں جوش پیدا کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میرے سے دعا مانگو میں ضرور قبول کروں گا۔

فرمایا:''پس مومن کو ان دونوں مقامات کا پورا علم ہونا چاہئے۔صوفی کہتے ہیں کہ فقر کامل نہیں ہوتا جب تک محل اور موقع کی شناخت حاصل نہ ہو بلکہ کہتے ہیں کہ صوفی دعا نہیں کرتا جب تک کہ وقت کو شناخت نہ کرے''۔پھر آپ فرماتے ہیں کہ:''الغرض دعا کی اس تقسیم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی وہ مان لیتا ہے۔یہ معاملہ گویا دوستانہ معاملہ ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کی جیسی عظیم الشان قبولیت دعاؤں کی ہے اس کے مقابل رضا اور تسلیم کے بھی آپ اعلیٰ درجہ کے مقام پر ہیں''۔کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعائیں قبول فرمائی ہیں۔اور بڑے عظیم الشان قبولیت دعا کے نظارے ہیں۔بعض ایسے بھی ہیں جہاں تکالیف پہنچیں لیکن آپ نے بڑے صبر سے اس کو برداشت کیا اور خوشی سے ان کو تسلیم کیا۔

پھر فرماتے ہیں کہ:''جو لوگ فقراء اور اہل اللہ کے پاس آتے ہیں۔اکثر ان میں سے محض آزمائش اور امتحان کے لئے آتے ہیں۔وہ دعا کی حقیقت سے ناآشنا ہوتے ہیں''۔ان کو اصل میں وہ آزمانا چاہتے ہیں۔ان کو دعا کی حقیقت کا نہیں پتہ ہوتا۔جس طرح ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اب کیوں نہیں کرتے۔''اس لئے پورا فائدہ نہیں ہوتا۔عقلمند انسان اس سے فائدہ اٹھاتا ہے.........۔ جو لوگ دعا کے منافع سے محروم ہیں۔ان کو دھوکہ ہی لگا ہوا ہے کہ وہ دعا کی تقسیم سے ناواقف ہیں''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 167-168 جدید ایڈیشن) یعنی اس چیز سے ناواقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی مانتا ہے کبھی نہیں مانتا۔جب نہیں بھی مانتا تو اپنے بندے کے لئے کوئی اور سامان پیدا فرما دیتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion
Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara,
Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

دروازے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں، ان میں سے سب سے زیادہ اسے عافیت طلب کرنا محبوب ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دعا اس ابتلاء کے مقابلہ پر جو آ چکا ہو، اور اس کے مقابلے پر بھی جو ابھی نہ آیا ہو، نفع دیتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو''۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید)

پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا دوسری روایت میں کہ نیکی کے علاوہ اور کوئی چیز عمر نہیں بڑھاتی۔ اور دعا کے علاوہ تقدیر الٰہی کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی۔ اور انسان یقیناً اپنی خطاؤں ہی کی وجہ سے جو وہ کر چکا ہوتا ہے رزق سے محروم کیا جاتا ہے''۔ (سنن ابن ماجه. مقدمه باب فی القدر)

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ''اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل عزت اور کوئی چیز نہیں ہے''۔ (ترمذی ابواب الدعوات باب ما جاء فی فضل الدعاء)

تو جب خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں ضرور پھر پکار سنتا ہوں مگر اس شرط کے ساتھ کہ جو بندے میری باتوں پر بھی عمل کریں۔ تو اگر جائزہ لیں اور اگر ہم سارے جائزہ لیتے رہیں تو پتہ لگ جاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتنی باتوں پر عمل کرنے والے ہیں۔ خودبخود اس جائزے کے ساتھ ہی دعا کی قبولیت کے نہ ہونے کے شکوے دور ہو جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل عزت دعا کرنے والا اس لئے ہے کہ وہ خالص ہو کر اس کے آگے جھکتا ہے اس کے آگے، اس کے سامنے حاضر ہوتا ہے، اس سے فریاد کرتا ہے، اس میں کوئی دکھاوا نہیں ہوتا۔ وہی صاحب عزت ہے جو اس کی رضا کی خاطر کر رہا ہے اور یہ چھپ کر بھی ہوتا ہے اور ظاہر بھی ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں۔ ان کے بدثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے۔ جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوۃ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے''۔ انسان کے اندر موجود ہوں لیکن انسان وہ کبھی نہ کرے۔ اس لئے استغفار کرنی چاہئے۔ ''اور اندر ہی اندر جل بھن کر راکھ ہو جاویں''۔ استغفار کی وجہ سے وہ وہیں ختم ہو جائیں۔ فرمایا کہ: ''یہ وقت بڑے خوف کا ہے۔ اس لئے توبہ اور استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو، ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے۔ مگر قبل از نزول عذاب۔ مگر جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا''۔ جو دنیا کے حالات ہیں، ان کے لئے بھی ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں اور استغفار کرنی چاہئے۔ ہر احمدی اس سے محفوظ رہے۔ ''پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 218 جدید ایڈیشن) اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا حاصل کرنے اپنا قرب حاصل کرنے کے لئے صدقہ اور مالی قربانیوں کو کرنے کی اور دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

ایک افسوسناک اطلاع بھی ہے کہ سلسلہ کی ایک بزرگ، مخیّر خاتون محترمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ کل وفات پا گئی ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت نواب محمد دین صاحب کی صاحبزادی تھیں جنہوں نے ربوہ کی زمین لینے کے لئے اس کے حصول کے لئے اور پھر بعد میں پلاننگ وغیرہ کی منظوری کے لئے بہت کام کیا ہوا ہے۔ اور حضرت مصلح موعودؓ نے انہیں ان کے اس کام کی وجہ سے بڑا زبردست خراج تحسین پیش کیا تھا۔ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ خود بھی مالی قربانیوں میں ہمیشہ صف اول میں رہی ہیں۔ اور جماعتی خدمات کے لحاظ سے جو رپورٹ مجھے ملی ہے، لجنہ اس کو ویری فائی (Verify) کر لے گی، کہ دہلی، کراچی اور لندن میں صدر لجنہ کے طور پر کام کرتی رہی ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ بھی تھیں اور 1/3 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی اور اپنی زندگی میں ہی تمام حصہ وصیت جائیداد وغیرہ ہر چیز کا ادا بھی کر دیا تھا۔ اور اس کے علاوہ بھی جو متفرق مالی قربانیوں کی تحریک خلفاء کی طرف سے ہوتی رہی اس میں بھی آپ نے ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور ایک خاص بات یہ ہے کہ خلافت رابعہ کے ابتداء میں ان کے خاوند چوہدری شاہنواز صاحب مرحوم نے ذہین طلبہ کی پڑھائی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں باہر ہی ایک بڑی رقم پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا جو وہ پیش کرتے رہے۔ اور ان کی وفات کے بعد ان کی اہلیہ محترمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ نے بھی اس کو اپنے اور اپنے خاوند کی طرف سے جاری رکھا۔ نہ صرف جاری رکھا بلکہ اس رقم میں اضافہ بھی فرما دیا۔ اور اب تک اس خطیر رقم سے اس کی ادائیگی ہو رہی ہے اور کافی طلبہ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا یہ فنڈ تعلیمی قائم کیا گیا تھا، دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں طلبہ اور امریکہ یا یورپ میں اگر اعلیٰ تعلیم اس فنڈ سے حاصل کر چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی کئی غریب طلبہ کو بھی ہر سال وقتی امداد یا وظائف دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا جو فنڈ جاری تھا اس سے ہندوستان، نیپال اور افریقہ کے بعض سکولوں کو چلانے کے لئے گرانٹ بھی دی جاتی ہے۔ تو ایک جاری صدقہ تھا جو ان کی طرف سے تھا۔ اور ہزاروں طلبہ نے ان سے فیض اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ صدقہ جاریہ ہمیشہ جاری رکھے اور یہ صدقہ ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنتا رہے۔

آپ غریبوں سے بے انتہا ہمدردی کرنے والی اور کافی غیر محسوس طریقے پر بھی مدد کرنے والی تھیں۔ اور اپنے عزیزوں رشتہ داروں میں ہر دلعزیز تھیں، بہت پسند کی جاتی تھیں۔ اور انہیں اکٹھا رکھنے میں بھی انہوں نے بعض جگہوں پہ بہت اہم کردار ادا کیا کیونکہ ان کے جو بھی عزیز مجھے ملے ہیں انہوں نے ہمیشہ ان کی تعریف ہی کی ہے۔

خلافت احمدیہ سے بھی ان کا ایک خاص اور بے انتہا پیار اخلاص وفا کا تعلق تھا۔ اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی بہت محبت کرنے والی اور ہر چھوٹے بڑے کا بے حد احترام کرنے والی تھیں۔ جتنے زیادہ اللہ تعالیٰ نے مالی لحاظ سے ان پر فضل فرمائے اتنی زیادہ ان میں عاجزی پیدا ہوتی گئی۔ اور یہ نظارے ہمیں آج صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی نظر آتے ہیں۔ لوگوں کے پاس پیسہ آ جائے تو عاجزی آنے کی بجائے دماغ خراب ہو جاتے ہیں۔

مالی وسعت نے انہیں صدقہ و خیرات اور جماعت کی خاطر مالی قربانیوں میں اور بڑھایا۔ اور یہ جو مَیں نے مالی قربانی، دعا اور صدقے کا جو مضمون بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ سب کچھ کرو تو اس میں ان کی بھی ایک اعلیٰ مثال تھی۔ ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو اور نسلوں کو بھی انہیں کی طرح اللہ کی مخلوق کا بھی خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت کی خاطر مالی قربانیوں میں بھی صف اول میں شامل رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے اور ان کی تمام نیکیوں کو ہمیشہ ان کی اولاد کو قائم رکھنے کی توفیق دے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ ہر ایک عمل انسان کا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے آثار دنیا میں قائم رہیں وہ اس کے واسطے موجب ثواب ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ہر ایک عمل جو نیک نیتی کے ساتھ ایسے طور سے کیا جائے کہ اس کے بعد قائم رہے وہ اس کے واسطے صدقہ جاریہ ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کئی سکول بھی ان سے چل رہے ہیں۔ یہ تو ایک صدقہ جاریہ ہے اور خدا کرے جاری بھی رہے اور اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اس کی توفیق دے۔ ماشاء اللہ ان کی اولاد بھی اور آگے نسلیں بھی ان کی تربیت کی وجہ سے جماعت اور خلافت کے ساتھ ان کا ایک خاص تعلق ہے اور بڑا اچھا تعلق نبھا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان کو توفیق دیتا رہے۔ یہ انہی قربانیوں کو جاری رکھیں جو ان کے والدین نے کیں اور یہی قربانیاں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنتی رہیں۔

آرام دہ اور عمدہ سفر کیلئے
>>>> Experience a new world of comfort while traveling
MASIHA CARS
MASIHA CARS presents latest model cars
SCORPIO, INDIGO MARINA & OMNI VAN
For booking please contact: Arshad Ali Siddiqui
Moh. Ahmadiyya Qadian (M) : 09815573547 (R) 01872-223069

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دعا یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

اگر ماں باپ خود نمازی بن جائیں تو بچے ایک وقت میں آپ کی دعاؤں کی وجہ سے سدھر جائیں گے

تمہاری عزت اور تمہاری انفرادیت اور تمہارا وقار اور تمہارا احترام اسی میں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرو۔

4 ستمبر 2004ء کو جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خطاب۔

خطاب کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

{جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ کے موقع پر 4 ستمبر 2004ء کو لجنہ اماء اللہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے قبل اس اجلاس کے آغاز میں درج ذیل آیات کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا گیا۔

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا۔ وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ۔ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا۔ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ۔ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ۔ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَهَا لِکَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا۔ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾ (الاحزاب:36-38)

یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کئے ہوئے ہیں۔ اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے معاملہ میں اُن کو فیصلہ کا اختیار باقی رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ بہت کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور جب تُو اُسے کہہ رہا تھا جس پر اللہ نے انعام کیا اور تو نے بھی اُس پر انعام کیا کہ اپنی بیوی کو روکے رکھ (یعنی طلاق نہ دے) اور اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور تُو اپنے نفس میں وہ بات چھپا رہا تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تُو لوگوں سے خائف تھا اور اللہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ تُو اس سے ڈرے۔ پس جب زید نے اس عورت (یعنی اپنی بیوی) سے اپنی حاجت پوری کر لی، ہم نے اسے تجھ سے بیاہ دیا تا کہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے متعلق کوئی تنگی اور تردّد نہ رہے جب وہ (منہ بولے بیٹے) اُن سے اپنی حاجتیں پوری کر چکے ہوں اور اللہ کا فیصلہ بہرحال پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

ان آیات کی تلاوت و ترجمہ اور نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اپنا خطاب شروع فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:}

یہ آیات جو ابھی پہلے آپ کے سامنے تلاوت کی گئی ہیں ان کو مَیں نے بنیاد بنایا ہے۔ ان میں بعض نصائح کی گئی ہیں کہ یہ یہ باتیں اختیار کرو، یا وہ باتیں جن کا ذکر کیا گیا ہے ان پر عمل کرنے والے ایسے لوگ خواہ مرد ہوں یا عورتیں جب ان پر عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں اجرِ عظیم عطا ہو گا اور ان کے لئے مغفرت کے سامان بھی ہیں اور اجرِ عظیم بھی ہے۔ گویا یہ وہ بنیادی باتیں ہیں جن کو اسلام قبول کرنے کے بعد ایک مومن کو، مومن بننے کے لئے اختیار کرنا چاہئے، اس کے بغیر مومن نہیں کہلا سکتے۔ جیسا کہ مَیں نے کل کے خطبے میں کہا تھا کہ اَسْلَمْنَا تو کہہ سکتے ہیں کہ ہم اسلام لے آئے ہیں یعنی ہم نے قبول کر لیا اور اب ہم قبول کرنے کے بعد اپنے آپ کو احمدی مسلمان بنانے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ مسلمان تو دنیا میں کافی تعداد میں ہیں۔ بڑے بڑے ملک مسلمانوں سے بھرے ہوئے ہیں لیکن صحیح عمل جو آج اسلام پر ہو رہا ہے یا صحیح تعلیم جو اسلام کی ہے وہ صرف اور صرف احمدی مسلمانوں کے پاس ہے، جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو سمجھا اور اس کو پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو فرمایا کہ جب قبول کر لیا ہے تو اب ایمان میں ترقی کی بھی کوشش کریں گے، مومن بننے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن بننے کے بعد بعض کے لئے بعض مراحل میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر مکمل اور کامل یقین ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین ہو۔ اس پر مکمل ایمان ہو کہ وہ سب طاقتوں کا مالک ہے۔ اس کی تمام صفات پر یقین ہو۔ اس بات پر یقین ہو کہ اس کے تمام احکامات پر عمل نہ کرنے والے تباہی کی طرف جا سکتے ہیں۔ اس بات پر یقین ہو کہ ہر چیز بڑی سے بڑی سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی چیز تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ سب چیزیں ہیچ ہیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں اگر خدا نہ چاہے۔ تو یہ خیال رکھیں اور سمجھیں کہ اگر خدا نہ چاہے تو مجھے دنیا کا بڑے سے بڑا بادشاہ بھی کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسلام لانے کے بعد تم اپنے اندر جب تک تبدیلیاں پیدا نہیں کرتے اس وقت تک مومن نہیں کہلا سکتے۔ اور مومن کہلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین ہونا چاہئے، اس کی صفات پر مکمل یقین ہونا چاہئے۔ اس بات پر یقین ہو کہ اس کے احکامات پر عمل کرنے والے جو ہیں وہی تباہی سے بچ سکتے ہیں۔ اگر اس کے احکامات پر عمل نہ کیا تو تباہی کی طرف جا سکتے ہیں۔ اس بات پر یقین ہو کہ ہر چیز بڑی سے بڑی سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی چیز تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ سب چیزیں ہیچ ہیں۔ کسی چیز کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ اگر خدا نہ چاہے تو مجھے دنیا کا بڑے سے بڑا آدمی یا بادشاہ بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور اگر خدا تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچانا چاہتا ہے تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اس میں روک نہیں ڈال سکتی۔ تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر مکمل اور کامل یقین ہونا چاہئے۔ اور یہ خیال رہے کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچانا چاہتا ہے، مجھے کوئی چیز دینا چاہتا ہے تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس میں کوئی روک نہیں ڈال سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت کے جو طریق بتائے ہیں اس کے مطابق، ان کے مطابق ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہنا چاہئے گویا کہ ہمیشہ اپنی روحانی حالت کو بڑھاتے چلے جانا ہے۔ اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کا تخت بنانا ہے اور جب دل کو اللہ تعالیٰ کا تخت بنانا ہے تو پھر شیطان کو دل سے نکالنا ہو گا۔ پھر شیطان کی اس دل میں کوئی جگہ نہیں ہونی چاہئے، اس کو نکال کر باہر پھینکنا ہو گا، دنیا داری کی تمام باتوں کو دل سے نکالنا ہو گا۔ گویا روحانیت کی منازل طے کرنے کی طرف قدم بڑھانا ہے تو تقویٰ پر چلنا ہے اور یہ اس

وقت ہی ہو گا جب مکمل فرمانبرداری ہو گی، اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش ہو گی۔

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میری عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نمازیں تم پر فرض ہیں انہیں ادا کرو۔ بلکہ ایک جگہ تو یہ فرمایا ہے کہ ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریات: 56) یعنی مَیں نے جنّ اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری عبادت کریں۔ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت تو ایک عام مسلمان بلکہ انسان کے لئے ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے ایمان میں ترقی کرنے والوں کو تو بہت بڑھ کر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں ان کی اہتمام سے ادائیگی کرنی چاہئے۔ پھر اپنے بچوں کی نگرانی کریں آیا وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں یا نہیں۔ اگر ماں باپ نمازیں پڑھ رہے ہوں گے تو بچے خود بخود اس کے عادی ہو جائیں گے۔ بہرحال ماں، کیونکہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے، اپنے خاوند کے گھروں کی بھی نگران ہے تو اس لحاظ سے گھر کے مال اور سامان کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے نگرانی کرنے کی، حفاظت کرنے کی، اپنے خاوندوں کی اولاد کی، ان کی نسل کی، اپنی اولاد کی کہ انہیں خدا کا قرب حاصل کرنے والا بنائیں۔ بچوں کی نگرانی کریں۔ گھر میں سات سال کی عمر سے بچوں کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ 10 سال کے بچے ہوں تو پابندی کروائیں کہ وہ نماز پڑھیں۔ جب بچوں کو نمازوں کی عادت ہو جائے گی تو انہیں بہت سی برائیوں سے بچنے کی بھی توفیق ملے گی۔ بڑے ہو کر سکولوں اور کالجوں میں جا کر یونیورسٹیوں میں جا کر، دوستوں میں بیٹھ کر نوجوانی کی عمر میں جو بعض غلط قسم کی باتیں بچے سیکھ جاتے ہیں۔ اگر عبادت کرنے والے ہوں گے، اگر بچوں کے ماں باپ نمازیں پڑھنے والے ہوں گے، تو بچے گندی حرکتیں، باتیں یا فضولیات اور لغویات جو ہیں یہ سیکھ ہی نہیں سکتے۔ اس لئے ماؤں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی ٹریننگ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں بتا دیا ہے کہ جو عبادت کرنے والے ہیں وہ برائیوں میں نہیں پڑا کرتے جیسا کہ فرمایا کہ ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ﴾ (العنکبوت:46) یعنی یقیناً نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

ماؤں باپوں کو شکوہ ہوتا ہے، بعض دفعہ آتے ہیں میل ملاقات کے لئے، کہ ہمارے بچے بگڑ رہے ہیں، یہاں کے معاشرے کا ان پر اثر ہو رہا ہے۔ اگر ماں باپ خود بھی اپنے ایمانوں کو مضبوط کر رہے ہوتے اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کی مکمل فرمانبرداری کر رہے ہوتے، عبادات کی طرف توجہ ہوتی اور بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالتے، بچپن سے ہی پیار سے محبت سے سمجھاتے کہ عبادت کرنی چاہئے، نماز پڑھنی چاہئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ہدایت اور یہ حکم جو ہے اس پر عمل کرنے کی برکت سے بچے کبھی نہ بگڑتے۔ بلکہ ان لوگوں میں شمار ہوتے جو عمر کے ساتھ ساتھ، عقل پیدا ہونے کے ساتھ، شعور حاصل ہونے

کے ساتھ ایمان میں ترقی کرنے والے ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی نسلوں کو بچانے کے، اپنے آپ کو بچانے کے طریقے بھی سکھا دیئے ہیں۔ اگر ہم عمل نہ کریں تو پھر یہ تو ہمارا قصور ہے۔ اکثر جب میں نے پوچھا ہے ماں باپ سے تو کافی تعداد میں ماں باپ ایسے ہیں جو نمازوں میں باقاعدہ نہیں ہیں۔ اس لئے ہوش کریں اور ابھی سے اس طرف توجہ دیں۔ اپنے آپ کو بھی سنبھالیں۔ اپنے بچوں کو بھی سنبھالیں، اپنی نسلوں کو بھی سنبھالیں۔ اور اپنے ایمان کی بھی حفاظت کریں اور اپنی نسلوں کے ایمانوں کی بھی حفاظت کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں میں شمار ہوں۔

عام طور پر دونوں میاں بیوی کہہ دیتے ہیں کہ ہم نمازیں پڑھتے ہیں بچوں کی تربیت بھی کرتے ہیں پتہ نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ہماری نمازوں کے باوجود ان کی تربیت صحیح نہیں ہو رہی۔ وجہ یہ ہے کہ ہماری نمازوں کا، ایمان کی مضبوطی کا جو حق ہے وہ ہم نے ادا نہیں کیا۔ اس لئے اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ ماں باپ بچپن میں ضرورت سے زیادہ سختی کرتے ہیں۔ اس سے بھی ایک عمر کے بعد بچہ بگڑ جاتا ہے۔

بہرحال مختصر یہ ہے کہ نمازوں کی عادت ڈالنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اپنے آپ کو بھی اور اپنی اولاد کو بھی۔ اب بھی اگر ماں باپ خود نمازی بن جائیں تو بچے ایک وقت میں آپ کی دعاؤں کی وجہ سے سدھر جائیں گے۔ اگر بچہ احمدیت پر قائم ہے اور جو بھی احمدیت پر قائم ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک وقت آئے گا کہ وہ نیکیوں کی طرف بھی آ جائے گا۔ اور یہ بہرحال ضروری ہے کہ ایمانوں کی مضبوطی کے لئے نیکیوں میں آگے قدم بڑھانے کی شرط ہے۔ اور نیکیوں پر قائم ہونے کے لئے سب سے زیادہ ضروری بات جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔ اس کی مکمل اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ جب مکمل فرمانبرداری ہوگی تو پھر سچائی پر بھی قائم ہونے والی ہوں گی۔ دنیاوی مفاد یا دنیاوی فائدے پہنچانے والی باتیں آپ کو خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے روکنے والی نہیں ہوں گی۔ کبھی آپ کے دل میں یہ خیال نہیں آئے گا کہ میں فلاں جگہ غلط بات کہہ کر کوئی دنیاوی فائدہ اٹھالوں یا کبھی یہ خیال نہیں آئے گا کہ فلاں عورت نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا اس لئے اس کو بدنام کرنے کے لئے میں اس کے متعلق کوئی غلط بات مشہور کردوں۔ یا ساس سسر سے ناراضگی کی صورت میں غلط باتیں ان کی طرف منسوب کردوں۔ یا بچوں کی غلطی چھپانے کے لئے نظام کے سامنے یا قانون کے سامنے غلط گواہی دے دوں۔ اگر یہ تمام باتیں کسی میں پائی جاتی ہیں تو اس کا ایمان بھی ضائع ہو گیا۔ اس لئے مومن کے لئے حکم ہے ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ یعنی جھوٹ کہنے سے بچو۔ پھر فرمایا کہ مومنوں کی اللہ کے خالص بندوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ ﴿لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾۔ جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے۔ بعض دفعہ بعض عورتوں کو عادت ہوتی ہے بلاوجہ جھوٹ بول جاتی ہیں، مذاق میں یا دوسری عورت کو نیچا دکھانے کے لئے۔ مثلاً یہی کہ کپڑا خریدا ہے سستا لیکن

اگر دوسری عورت کے کپڑے کی گھر میں تعریف ہوگئی یا زیور کی تعریف ہوئی اور وہ کہے کہ اتنے میں خریدا ہے، پہلی والی فوراً کہے گی کہ میں نے بھی اتنے میں لیا ہے یا اس سے بڑھا کر اپنی قیمت بتائے گی تاکہ اپنی بڑائی بیان ہو۔ تو اپنی بڑائی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ جھوٹ بھی بیان ہو رہا ہوگا۔ صرف اپنی اہمیت بتانے کے لئے، اپنے آپ کو امیر ظاہر کرنے کے لئے یہ غلط بیانی سے کام لیا ہے تو یہ سب جھوٹ ہے اور جھوٹ میں ہی شمار ہوگا۔ اور پھر ایسی عورتوں کے یا باپوں کے بچے جو ہیں ان میں بھی پھر غلط بیانی اور جھوٹ کی عادت ہو جاتی ہے اور پھر جب بچے گھر سے باہر نکلنا شروع کرتے ہیں اور اپنی غلطیوں کو چھپانے کے لئے غلط بیانی سے کام لیتے ہیں تو پھر ماں باپ کو دکھ ہو رہا ہوتا ہے، تکلیف ہو رہی ہوتی ہے کہ ہمارے بچے فلاں فلاں خرابی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ان میں فلاں فلاں خرابی پیدا ہوگئی ہے۔ ہم سے جھوٹ بولتا رہا کہ میں فلاں جگہ جاتا ہوں اور غلط بیانی سے کام لیتا رہا اور کرکچھ اور رہا ہوتا تھا۔ فلاں برائی میں مبتلا ہو گیا۔ اب بڑی پریشانی ہے۔ اگر جائزہ لیں تو اس کی عادت خود ماں باپ نے ڈالی ہوتی ہے۔ کیونکہ بچے کے سامنے غلط باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ بہت سے مواقع پر دوسروں کے بارے میں غلط باتیں بچوں کے سامنے کرتے ہیں تو اس سے بچے بھی سچ کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ ان کے نزدیک سچ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی یا جیسا کہ میں نے کہا بچوں کی غلط حمایت کردی اس سے بھی بچوں میں غلط بیانی اور جھوٹ کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ صبر سے کام لیا کریں۔ زندگی میں بہت سے مواقع آتے ہیں کاروبار میں نقصان ہو گیا، چوری ہو گئی، ڈاکہ پڑ گیا وغیرہ وغیرہ۔ یا بعض دفعہ خاوند کے مالی حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ عورت کی ضرورت کے مطابق اس کو رقم مہیا نہیں ہو رہی تو شور مچا دیتی ہیں بعض عورتیں، واویلا کرتی ہیں، خاوندوں کے ساتھ لڑنا جھگڑنا شروع کر دیتی ہیں۔ اپنی ڈیمانڈز بعض دفعہ اتنی زیادہ بڑھا لیتی ہیں کہ خاوند کو گھر میں خرچ برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہر دفعہ خاوند ہی صحیح ہوتے ہیں اور عورتیں ہی غلط ہوتی ہیں۔ عورتیں بھی صحیح ہوتی ہیں بعض جگہ۔ لیکن ان عورتوں کے بارے میں کہہ رہا ہوں جن کی اکثریت ایسی ہے جو ڈیمانڈز کرتی ہیں۔ تو اس سے ہر وقت گھروں میں لڑائی جھگڑا فساد تُو تکار ہوتی رہتی ہے۔ یا پھر یہ ہے کہ خاوند ان کے ناجائز مطالبات کی وجہ سے جب بھی رستے سے اکھڑ جاتے ہیں ایسی صورت میں جب لڑائی ہو رہی ہو تُو تکار ہو رہی ہو تو وہ پھر ایسے خاوند بھی ہیں کہ بیویوں پر ظلم کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یا خاوند اپنی بیویوں کے ان مطالبات کو ماننے کی وجہ سے، انہیں پورا کرنے کے لئے، قرض لینا شروع کر دیتے ہیں اور پھر سارا گھر ایک وبال میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ خاوند سے قرض خواہ جب قرض کا مطالبہ جب کرتے ہیں وہ ان سے ٹال مٹول کر رہا ہوتا ہے۔ پھر ایک اور

جھوٹ شروع ہو جاتا ہے اور جب وہ ادا نہیں کرتا تو پھر خاوند کی چڑ چڑاہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ پھر بچوں پر سختیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ بچے ڈسٹرب ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو ایک شیطانی چکر ہے جو بعض ناجائز مطالبات کی وجہ سے، صبر کا دامن چھوڑنے کی وجہ سے چل جاتا ہے۔ اور پھر یہ ہوتا ہے کہ بچے ایک عمر کے بعد ایسے گھروں میں، گھر سے باہر سکون کی تلاش کرتے ہیں اور پھر ماں باپ کی تربیت سے بھی جاتے ہیں۔ پھر برائیاں پیدا ہونی شروع ہوتی ہیں اور جب ماں باپ کو ہوش آتی ہے تو اس وقت، وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ ایمان کی مضبوطی تبھی قائم ہوگی جب صبر کی عادت بھی ہوگی۔

پھر عاجزی ہے۔ یہ بھی ایمان کی طرف لے جانے والا ایک بڑا اہم قدم ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے حضور بھی عاجزی دکھاتے ہوئے جھکنا ہے اور اس کے بندوں سے بھی عاجزی سے پیش آنا ہے۔ جتنی زیادہ عاجزی ہوگی اتنا زیادہ انسان ایمان میں ترقی کرتا ہے۔ جس میں عاجزی نہیں اس میں ایک قسم کا تکبر ہے۔ وہ اپنے آپ کو کوئی بڑی چیز سمجھتا ہے۔ دوسروں سے بڑا سمجھتا ہے۔ بعض عورتوں میں اپنے روپے پیسے دولت کی وجہ سے تکبر پیدا ہوتا جاتا ہے۔ مردوں میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت میں کیونکہ عورتوں سے مخاطب ہوں اس لئے عورتوں ہی سے کہہ رہا ہوں اور وہ دوسری عورتوں کو اپنے سے کمتر عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتیں، کچھ نہیں سمجھتیں۔ بلکہ بعض دفعہ ایسا حقارت کا سلوک ہوتا ہے جیسے وہ بیچارے انسان ہی نہیں ہیں۔ چاہئے تو یہ کہ اگر تمہارے پاس روپیہ پیسہ، دولت آ گئی ہے، تمہارے حالات دوسرے سے بہتر ہیں تو اپنی بہن کے لئے دل میں ہمدردی پیدا کرو۔ اس کی ضروریات کا خیال رکھو۔ اس کے جذبات کا خیال رکھو۔ شادی بیاہ پر فضول خرچی کرنے سے بچو۔ صرف دکھاوے کے لئے اپنی بیٹی کا جہیز نہ بناؤ بلکہ ضرورت کے مطابق بناؤ۔ اگر اللہ کا فضل نہ ہو تو جہیز نے کر جانے والی بچیاں ہی بعض دفعہ ظالم خاوندوں کے ہاتھوں یا ظالم سسرال کے ہاتھوں تکلیف اٹھا رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اللہ کا فضل مانگنا چاہئے۔ صرف جہیز پر انحصار نہیں۔ دعاؤں کے ساتھ بچیوں کو رخصت کرنا چاہئے نہ کہ اپنی دولت اور لڑکی کے جہیز یا فلیٹ یا مکان جو اس کو دیا گیا ہے اس پر انحصار کرتے ہوئے، اس پر گھمنڈ کرتے ہوئے۔ کبھی کسی غریب یا اپنے سے کم پیسے والے کی بچی کی رخصتی کو تحقیر کی نظر سے کبھی نہ دیکھیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے فضل شامل ہوں گے تبھی بچیاں بھی اپنے گھروں میں خوش رہیں گی، آباد رہیں گی۔ بہرحال ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنا چاہئے۔ ہمیشہ عاجزی دکھانی چاہئے اور ہمیشہ عاجزانہ دعائیں مانگنی چاہئیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ عاجزی دکھانے سے، غریب کے ساتھ گھلنے ملنے سے اس کی تکلیفوں کا احساس ہوگا اور جب تکلیفوں کا احساس ہوگا تو اس کی خاطر قربانی کا جذبہ ابھرے گا۔ اس سے ہمدردی کا جذبہ ابھرے گا۔ اس کی ضروریات کو پورا کرنے کا خیال پیدا ہوگا۔ تو اس جذبے سے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خاطر دل میں

پیدا ہوگا ایمان میں بھی ترقی ہوگی۔ اس لئے فرمایا کہ اپنے بھائی بندوں کی تکلیفوں کا احساس بھی دل میں پیدا کرو۔ اور جب دل میں پیدا کرلو تو اس کو دل میں ہی نہ رکھو بلکہ عملاً اس کی ضرورت بھی پوری کرنے کی کوشش کرو۔ یہاں بہت سی ایسی خواتین ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بہتر حالت میں کر دیا ہے۔ پہلے کی نسبت مالی لحاظ سے بھی وہ اچھی حالت میں ہیں۔ اس لئے ضرورت مندوں کے لئے غریبوں کے لئے ان کو خرچ کرنا چاہئے۔ اگر یہاں ان کو ایسا کوئی نہیں ملتا جس کو دے سکیں، مدد کرسکیں تو جماعت میں ایسی مدات ہیں۔ جماعت کے ذریعہ ایسے لوگوں کی مدد کرنی چاہئے۔ پھر بہتوں کے پاس زیور بھی ہیں ان پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو زکوٰۃ دینی چاہئے، زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔

یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے تحریک جدید یا وقف جدید کا چندہ دے دیا اب زکوٰۃ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ زکوٰۃ بہرحال اپنی جگہ واجب ہے۔ اپنے ایمان میں مضبوطی کے لئے اپنے چندوں کو بھی بڑھائیں۔ یہ بھی ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

پھر فرمایا کہ مومنوں میں شامل ہونے کے لئے صائمات میں شامل ہونا بھی ضروری ہے۔ روزہ داروں میں شامل ہونا بھی ضروری ہے۔ اپنے آپ کو خدا کی خاطر جائز ضروریات سے روکنا بھی ضروری ہے۔ قربانی کی عادت اپنے اندر ڈالنا بھی ضروری ہے۔ صائمات میں سب آ جاتے ہیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کر سکو اور اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کر سکو۔

پھر ایمان میں ترقی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ فروج کی حفاظت کرنے والیاں ہوں۔ اس کے مختلف پہلو ہیں۔ کان بھی فروج میں داخل ہے۔ آنکھ بھی فروج میں شامل ہے۔ منہ بھی فروج میں شامل ہے۔ اس طرح دوسری اخلاقی برائیاں ہیں جن سے بچنا اور اپنی حفاظت کرنا ہے۔ ایک احمدی عورت دوسری اخلاقی برائیوں میں تو ملوث نہیں ہوتی۔ الحمدللہ، پاک دامن ہیں لیکن صرف اس سے ایمان میں ترقی نہیں ہوتی۔ کوئی بھی شریف عورت کسی بھی مذہب کی یا لامذہب بھی ہو تب بھی انتہائی اخلاقی برائیوں سے بچنے والی ہوتی ہیں۔ کئی ہیں، بے شمار ہوں گی۔ تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ کان آنکھ منہ کی بھی حفاظت کرو یہ بھی فروج میں داخل ہیں۔ ایک ایمان میں ترقی کرنے والی کو ان کی حفاظت کرنی چاہئے۔ کان کی حفاظت یہ ہے کہ غلط اور ایسی مجالس جن میں لغویات کی باتیں ہو رہی ہوں وہاں نہ بیٹھو۔ عورتوں کو عادت ہوتی ہے کہ جہاں اکٹھی ہوئیں فوراً دوسروں کی ایسی باتیں جو ان کو ناپسند ہوں ان کے بارے میں کرنے لگ جاتی ہیں۔ یہ ایسی حرکت ہے جو بڑی گھٹیا حرکت کہلانی چاہئے۔ جب آپ خود پسند نہیں کرتیں کہ کوئی آپ کی پیٹھ پیچھے کوئی ایسی بات کرے جو آپ کی بدنامی کا باعث ہو تو پھر دوسروں کے بارے میں بھی یہی خیالات رکھنے چاہئیں، یہی سوچ رکھنی چاہئے۔ ایسی مجلسوں سے بچ کر آپ اس چغلی کی برائی سے اپنے کان اور منہ کو محفوظ کر لیں گی۔ پھر آنکھ

کی حفاظت ہے۔اس میں ہر قسم کے فضول نظاروں سے اپنے آپ کو بچانا ہے۔یہاں ٹی وی چینل پر بعض غلط قسم کے پروگرام، ننگے پروگرام آرہے ہوتے ہیں ان کو دیکھنے سے اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنے بچوں کو بھی بچائیں۔کیونکہ یہی پھر بڑی اخلاقی برائیوں کی طرف لے جانے والی چیزیں بن جاتی ہے۔پھر پردہ ہے یہاں آکر اس کی طرف توجہ کم ہو جاتی ہے۔ پاکستان میں، جو پاکستان سے آئی ہیں برقعہ پہنتی ہیں تو یہاں آکر برقعہ پہننے میں کیا قباحت ہے، کیا روک ہے۔ایسے خاوند بھی غلط کہتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ یہاں برقعہ معیوب ہے اور اگر برقعہ پہنا تو ہمارے ساتھ باہر نہ نکلو۔ان کو بھی اپنی اصلاح کرنی چاہئے اور آپ کو بھی اس بات کا سٹینڈ لینا چاہئے کہ یہ پردہ جو ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ایسے خاوندوں کو بھی، جیسا کہ مَیں نے کہا، خدا کا خوف کرنا چاہئے اور کیونکہ آپ پاکدامن ہیں، پاکباز ہیں، ایک احمدی عورت ہے، ایک مومن بننے کی کوشش کرنے والی عورت ہے آپ کو سٹینڈ لینا چاہئے۔بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض عورتیں خود ہی خاوند نہ بھی کہہ رہے ہوں یا لڑکیاں خود ہی ایسی ہیں کہ اس احساس کمتری کی وجہ سے کہ لوگ مذاق اڑاتے ہیں پردہ نہیں کرتیں یا برقعہ نہیں پہنتیں یا حجاب نہیں لیتیں۔تو یہ بھی غلط ہے۔لوگ تو تمہاری عزت کرتے ہیں اس وجہ سے کہ تم ایک محفوظ لباس میں ہو۔مذاق تو اس وقت اڑے گا جب تم اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کر رہی ہو گی۔کیونکہ جب برقعہ اترتا ہے پھر اور جرأت پیدا ہوتی ہے تو جین اور قمیص پہننا شروع کر دیتی ہیں۔تجربے میں آئی ہیں جو باتیں وہ بیان کر رہا ہوں۔اور جین اور قمیص بھی ایسی جو کافی چست ہوں جسم کے ساتھ چمٹی ہوتی ہیں۔پھر جین کے ساتھ کہتی ہیں کہ دوپٹے اور سکارف کا جوڑ نہیں ہے، حجاب کا جوڑ نہیں ہے اسے بھی اتار دو۔جب سر ننگا ہوتا ہے تو پھر اور جرأت پیدا ہوتی ہے اور پھر جین کے ساتھ لمبی قمیص کی جگہ چھوٹی قمیص لے لیتی ہے۔پھر اور جرأت ہوئی تو بلاؤز نے لے لی جس سے جسم کا ننگ بھی ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔اور جب یہاں تک پہنچ گئیں تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو پھر گمراہی ہے، گمراہی میں گر جاتی ہیں۔پھر والدین روتے ہیں کہ ہماری بچیاں ہمارے قابو میں نہیں ہیں۔تو جب قابو میں کرنے کا وقت تھا اس وقت تو قابو نہیں کیا گیا۔

یہ پردہ تو قرآن کا بنیادی حکم ہے۔مختلف قوموں نے یعنی مسلمان ملکوں کی قومیں جو ہیں انہوں نے اس کے مختلف طریقے اپنی سہولت کے لئے بنائے ہوئے ہیں۔حضرت مصلح موعودؓ کہا کرتے تھے کہ ترکی عورت کا پردہ سب سے اچھا ہے۔برقعہ اور نقاب۔اس میں عورت محفوظ بھی رہتی ہے کام بھی کر سکتی ہے۔آزادی سے پھر بھی سکتی ہے اور پردے کا پردہ ہوتا ہے۔ایک مبلغ نے مجھے بتایا وہ ترکوں میں تبلیغ کرتے ہیں۔کہتے ہیں جب میں تبلیغ کرتا ہوں تو ترک کہتے ہیں کہ ہم کونسا اسلام قبول کریں۔تم ہمیں صحیح اسلام کی دعوت دے رہے ہو وہ اسلام قبول کریں یا جو تمہاری عورتیں ظاہر کرتی ہیں۔اسلام میں تو حکم ہے کہ پردہ کرو اور پردہ نہیں کر رہی ہوتیں۔کئی عورتیں ہماری واقف ہیں جو پردہ نہیں کرتیں۔ایک دفعہ مَیں نے کہا تھا کہ دعوت الی اللہ کے لئے اپنا نمونہ دکھانا بھی ضروری ہے اور یہ اپنا نمونہ تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔تو دیکھیں آپ کے نمونہ کی وجہ سے یہ جو مثال سامنے آئی ہے دوسروں کو اعتراض کرنے کا موقعہ مل گیا ہے۔اس سے نہ صرف اللہ تعالیٰ کے ایک حکم پر عمل نہ کر کے ایسی عورتیں اس حکم عدولی کی وجہ سے گناہگار ہو رہی ہیں بلکہ اس نمونے کی وجہ سے دوسرے لوگوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بھی بن رہی ہیں۔اور اس طرح دوہرا گناہ سہیڑ رہی ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کر کے تم گمراہی میں مبتلا ہو جاؤ گی۔

پس ایک احمدی عورت جس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت اس لئے کی ہے کہ اپنے آپ کو دنیا کی ناپاکیوں سے بچائے اور انجام بخیر ہو اور انجام بخیر کی طرف قدم بڑھائے اس کو اس معاشرے میں بہت پھونک پھونک کے قدم رکھنا ہوگا۔اپنے لباس کا بھی خیال رکھنا ہوگا اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھنا ہوگا، اپنی حرکات کا بھی خیال رکھنا ہوگا، اپنی گفتگو کا بھی خیال رکھنا ہوگا۔ایک بچی نے مجھے پاکستان سے لکھا کہ اگر مَیں جین کے ساتھ لمبی قمیص پہن لوں تو کیا حرج ہے۔اثر ہو رہا ہے نا۔تو مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ جین کے ساتھ قمیص لمبی پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے، کوئی برائی نہیں ہے بشرطیکہ پردے کی تمام شرائط پوری ہوتی ہوں۔لیکن مجھے یہ ڈر ہے، اس کو بھی مَیں نے یہی کہا ہے کہ کچھ عرصے کے بعد یہ لمبی قمیص پھر چھوٹی قمیص میں اور پھر بلاؤز کی شکل میں نہ آجائے کہیں۔تو جو کام فیشن کے طور پر، یا دیکھا دیکھی کیا جاتا ہے ان میں پھر مزید زمانے کے مطابق ڈھلنے کی کوشش بھی شروع ہو جاتی ہے۔اور پھر اور بھی قباحتیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔پھر جب وقت آتا ہے محسوس ہوتی ہیں۔اس لئے ان راستوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے جہاں شیطان کے حملوں کا خطرہ ہو۔آپ نے اور آپ کی نسلوں نے ایمان میں ترقی کرنی ہے اس لئے وہی راستے اختیار کریں جو زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہوں۔اور ذاکرات بننے کی کوشش کریں، عابدات بننے کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔اپنی عبادات میں باقاعدہ ہوں۔اپنی عبادات اعلیٰ معیار تک لے جانے والی ہوں اس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والی ہوں۔اپنی نمازوں کو سنوار کو ادا کرنے والی بنیں۔اپنی راتوں کو بھی عبادات سے سجائیں۔اپنی نسلوں کو بھی اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق عمل کرنے والا بنانے کی کوشش کریں تا کہ اس زمانے کے امام کی بیعت میں شامل ہونے کا جو مقصد ہے اس کو حاصل کرنے والی ہوں۔ بچیوں کو بھی جو جوانی کی عمر کو پہنچ رہی ہیں یا پہنچ چکی ہیں مَیں یہی کہتا ہوں کہ تمہاری عزت اور تمہاری انفرادیت اور تمہارا وقار اور تمہارا احترام اسی میں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:’’بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت کو چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔جہاں لوگ ابتلا میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے مثلاً غصے میں آکر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں، فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔مگر اگر کسی کا ارادہ ہو تو بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہو گا‘‘ ۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم کو دیکھے بغیر اس کے احکامات کو دیکھے بغیر اس کا کوئی عمل نہیں ہو گا کوئی اس کی حرکت نہیں ہو گی جو اس کے بغیر ہو۔اس کے مطابق نہ ہو یعنی کوشش یہ ہو گی کہ مَیں اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کروں۔

پھر فرمایا’’ اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا﴿ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴾(الانعام:60) سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔بسا اوقات وہ اس جگہ مؤاخذہ میں پڑے گا سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿مَنْ عَادَ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ﴾۔(الحدیث)۔جو شخص میرے ولی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہوگا‘‘۔

پھر فرمایا کہ:’’لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔مصائب کی کوئی حد نہیں۔انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے’’یعنی بیماریاں آتی ہیں۔‘‘ کہ ہزارہا مصائب پیدا کرنے کو کافی ہیں لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ رہتا ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ9-10 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ سب کو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے اور اس زمانے میں جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان احکامات کو کھول کر ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے ان کے مطابق عمل کرنے والے بنائے اور اللہ تعالیٰ آپ سب کو نیکیوں سے بھرپور اور خوشیوں سے بھرپور زندگیوں سے نوازے۔اب دعا کر لیں‘‘۔

❁❁❁❁❁

بقیہ صفحہ: 11

خوبصورت ہے۔مختلف رستوں سے ہوتے ہوئے قریباً پون گھنٹہ کی سیر کے بعد واپس تشریف لائے۔

ایک بجے حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں، نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔آٹھ بچوں اور بچیوں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہوں سے قرآن کریم سُنا اور آخر پر دعا کروائی۔

4:30 بجے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ملاقاتوں کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو سات بجے تک جاری رہیں۔

فرانس کی پانچ مختلف جماعتوں کی 21 فیملیز کے 184 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ان ملاقات کرنے والوں میں ایک فیملی کا تعلق امریکہ سے تھا۔سوا سات بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

❁❁❁❁❁

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا

فرانس میں ورود مسعود اور جماعتی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

انفرادی اور فیملی ملاقاتیں۔ چلڈرن کلاس۔ معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ۔ تقریب آمین

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

22 دسمبر 2004ء بروز بدھ:

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یورپ کے دو ممالک فرانس اور سپین کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد پونے دو بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد مسجد فضل لندن میں جمع تھی۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب احباب کا السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد قافلہ برطانیہ کی بندرگاہ DOVER کے لئے روانہ ہوا۔ لندن سے DOVER کا فاصلہ 109 میل ہے۔ قریباً پونے دو گھنٹے کے سفر کے بعد ساڑھے تین بجے DOVER پہنچے۔ مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یوکے اور بعض جماعتی عہدیداران حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ان تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

امیگریشن کی کاروائی و دیگر امور کی تکمیل کے بعد P&O کی فیری میں سوار ہوئے جو قریباً پونے چھ بجے فرانس کی بندرگاہ CALAIS کے لئے روانہ ہوئی۔ P&O بڑا بحری جہاز (FERRIE) ہے۔ اس کی نو منازل ہیں۔ قریباً 1:30 گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کا مطابق سوا آٹھ بجے CALAIS پہنچے۔ برطانیہ اور فرانس کے وقت ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔

Calais کی بندرگاہ پر امیر صاحب فرانس نے اپنی مجلس عاملہ کے بعض ممبران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ پورٹ پر ہی ایک کیفے ٹیریا میں ایک علیحدہ حصہ مخصوص کر کے نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے یہاں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد قافلہ احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام پیرس (PARIS) کے لئے روانہ ہوا۔ CALAIS سے پیرس کا فاصلہ 3 صد کلومیٹر ہے۔ قریباً تین گھنٹہ کے سفر کے بعد رات بارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پیرس (فرانس) کے مشن ہاؤس 'بیت الاسلام' پہنچے۔ یہاں پیرس ریجن کی پانچوں جماعتوں کے احباب مرد و خواتین، بچے بوڑھے حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ سردی بھی تھی اور ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی تھی لیکن یہ عشاق اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے موسم کی شدت کی پرواہ کئے بغیر شام سے ہی مشن ہاؤس میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے اور اپنے آقا کے انتظار میں مشن ہاؤس سے باہر کھلے آسمان تلے کھڑے تھے۔ اور حضور انور کی آمد پر ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ حضور انور نے سب کے سامنے سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے تمام احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور مشن ہاؤس سے ملحقہ اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ پھر کچھ ہی دیر بعد حضور انور باہر تشریف لائے اور بیس منٹ (BASEMENT) میں نئے تعمیر ہونے والے رہائشی حصہ اور کمروں وغیرہ کا معائنہ فرمایا۔ اس حصہ میں قافلہ کے ممبران کی رہائش تھی۔ معائنہ کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

23 دسمبر 2004ء بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد بیت السلام پیرس میں پڑھائی۔

صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ دوپہر ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ نے 'بیت السلام' میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مشن ہاؤس کی بالائی منزل پر رہائشی حصہ کا معائنہ فرمایا اور موقع پر امیر صاحب فرانس کو مبلغ کی رہائش گاہ اور ایک مہمان خانہ کے قیام کے متعلق ہدایات دیں۔ حضور انور نے MTA سٹوڈیو فرانس کا بھی معائنہ فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور پیرس کے نواح میں واقعہ علاقہ SAINT PRIX (جہاں ہمارا مشن ہاؤس ہے) میں قریباً پون گھنٹہ پیدل سیر کی۔

فرانس میں غروب آفتاب کا وقت پانچ بجے سے پہلے ہے حضور انور ایدہ اللہ نے پانچ بجے مسجد بیت السلام میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

24/ دسمبر 2004ء بروز جمعۃ المبارک:

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد 'بیت السلام' (پیرس) میں پڑھائی۔

دو بجے حضور انور نے 'بیت السلام' میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر LIVE نشر کیا گیا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

﴿وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ۔ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ۔ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾

(سورۃ النور :33)

فرمایا کہ آج کل شادی بیاہ کے بہت سے مسائل سامنے آتے ہیں۔ روزانہ خطوں میں ان کا ذکر ہوتا ہے۔ لڑکیوں کی طرف سے عورتوں کی طرف سے بچیوں کے رشتوں کے مسائل ہیں۔ جو کم مالی حیثیت رکھنے والے ہیں ان کے رشتوں کے مسائل ہیں لڑکا ہو یا لڑکی۔ بیواؤں کے رشتوں کے مسائل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایسی بعض بیوائیں ہوتی ہیں جو شادی کی عمر کے قابل ہوتی ہیں یا بعض ایسی جو اپنے تحفظ کے لئے شادی کروانا چاہتی ہیں ان کے رشتوں کے مسائل ہیں۔ لیکن ایسی بیوائیں بعض دفعہ معاشرے کی نظروں کی وجہ سے ڈر جاتی ہیں اور باوجود یہ سمجھنے کے کہ ہمیں شادی کی ضرورت ہے، وہ شادی نہیں کرواتیں۔ تو بہرحال مختلف طبقوں کے اپنے اپنے مسائل ہیں۔ ہمارے بعض مشرقی ممالک میں اس بات کو بہت برا سمجھا جاتا ہے بلکہ گناہ سمجھا جاتا ہے کہ عورت اگر بیوہ ہو جائے تو دوسری شادی کرے۔ اور بعض بیچاری عورتیں جو اپنے حالات کی وجہ سے شادی کرنا چاہتی ہیں ان کے بعض دفعہ رشتے بھی طے ہو جاتے ہیں لیکن ان کے عزیز رشتہ دار اس بات کو گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں۔ اور اس طرح ان کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں اور بیچاری عورت کو اتنا عاجز کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی سے ہی بیزار ہو جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حیرت اس بات کی ہے کہ یہاں یورپ میں آ کر جہاں اور دوسرے معاملات میں روشن خیالی کا نام دے کر بہت سارے معاملات میں ملوث ہو جاتے ہیں جن میں سے بعض کی اسلام اجازت بھی نہیں دیتا لیکن یہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بیواؤں کی شادی کرو اس بارے میں بڑی غیرت دکھا رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کراؤ۔ اور اسی طرح جو تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک چلن ہوں ان کی بھی شادیاں کراؤ۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی بنا دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا حکم جس پر ہر ایک کو عمل کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو بڑا واضح طور پر کھل کر فرماتا ہے کہ معاشرے میں اگر نیکیوں کو فروغ دینا ہے تو معاشرے میں جو شادیوں کے قابل بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کرانے کی کوشش کرو بلکہ یہاں تک کہ اُس زمانے میں جو غلام تھے اور لونڈیاں تھیں ان میں سے بھی جو نیک فطرت ہیں ان کی بھی شادیاں کروا دو تا کہ برائی نہ پھیلے۔ یہ جو غریب لوگ ہیں مایوسی کا شکار نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانے میں غلام تو نہیں ہیں لیکن بہت سے ممالک میں غربت ہے اور غربت کی وجہ سے شادی نہیں ہوتی تو جماعت ان لوگوں کی مدد بھی کرتی ہے۔ اس لئے انفرادی طور پر بھی بعض لوگ مدد کرتے ہیں اور کرنی بھی چاہئے۔

تو فرمایا یہ نہ سمجھو کہ ان کی غربت ہے اس لئے شادی نہ کراؤ۔ اگر مرد کام نہیں کرتا یا ملازمت اس کے پاس نہیں ہے یا کوئی کمائی کا ایسا بڑا ذریعہ نہیں ہے تو ان کی شادیاں بھی کرواؤ اور پھر جماعت میں جو ایک نظام رائج ہے ایسے لوگوں کی ملازمت یا کاروبار کی کوشش بھی کی جاتی ہے اور کرنی بھی چاہئے۔ تو الّا ماشاء اللہ شادی کے بعد احساس بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے بیوی بچوں کو سنبھالنا ہے اس لئے کوئی کام کریں، کوئی کاروبار کریں، نوکری کریں اور کوئی ملازمت کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کئی مثالیں ایسی ہیں کہ شادی کے بعد ایسے غریبوں کے حالات بہتر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ علم رکھتا ہے کہ کس کے کیا حالات ہونے ہیں۔ معاشرے کا یہ کام ہے کہ چاہے وہ بیوائیں ہوں، چاہے وہ غریب لوگ ہوں ان کی شادیاں کروانے کی کوشش کرو۔ اس طرح معاشرہ بہت سی قباحتوں سے پاک ہو جائے گا۔

بیواؤں میں سے بھی اکثر جو ایسی ہیں کہ شادی کرانے کی خواہش رکھتی ہوں، ضرورت مند ہوں اور ان میں سے ایسی بھی بہت ساری تعداد ہوتی ہے جو خاوند کی وفات کے بعد معاشی مسائل سے دوچار ہو جاتی ہے۔ تو ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کو کوئی ٹھکانہ ملے۔ ان کو تحفظ ملے بجائے اس کے کہ وہ مستقل تکلیف اٹھاتی رہے۔ اس لئے فرمایا کہ پاک معاشرہ کے لئے بھی اور ان کے ذاتی مسائل کے حل کے لئے بھی پوری کوشش کرو کہ ان کی شادیاں کروا دو۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ حکم ہے اللہ تعالیٰ کا لیکن بعض معاشرے اس کو ناپسند کرتے ہیں۔ اسلامی اور احمدی معاشرہ کہلاتے ہوئے بعض لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ تو ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مقابلے میں ہماری روایات یعنی وہ جھوٹی روایات جو دوسرے مذاہب یا غیر مسلموں کے بگڑے ہوئے مذہب کا حصہ بن کر ہمارے اندر جڑ پکڑ رہی ہیں، ہمارے اندر داخل ہو رہی ہیں ان کو نکالنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ تو بیوگان کو یہ اجازت دیتا ہے کہ بیوہ ہونے کے بعد اگر کسی کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کے بعد جو عدت کا عرصہ ہے، چار مہینے دس دن کا، وہ پورا کر کے اگر تم اپنی مرضی سے کوئی رشتہ کرلو اور شادی کرلو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کوئی ضرورت نہیں ہے کسی سے فیصلہ لینے کی یا کسی بڑے سے پوچھنے کی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ معروف کے مطابق رشتے طے کرو۔ معاشرے کو پتہ ہو کہ یہ شادی ہو رہی ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ تو بیواؤں کو تو اپنے متعلق اپنے مستقبل کے متعلق فیصلہ کرنے کا خود اختیار دے دیا گیا ہے یا اجازت ہے اور لوگوں کو یہ کہا ہے کہ تم بلا وجہ اس میں روکیں ڈالنے کی کوشش نہ کرو اور اپنے رشتوں کا حوالہ دینے کی کوشش نہ کرو۔ اگر یہ بیواؤں کے رشتے جائز اور معروف طور پر ہو رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی اجازت دیتا ہے۔ تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ تم اپنے آپ کو خاندان کا بڑا سمجھ کر یا بڑے رشتے کا حوالہ دے کر روک نہ ڈالو کہ یہ رشتہ ٹھیک نہیں ہے اس لئے نہیں ہونا چاہئے یا مناسب نہیں ہے۔ بیوہ کو خود فیصلہ کرنے کا اختیار ہے۔ تم کسی بھی قسم کی ذمہ داری سے آزاد ہو۔ اللہ تمہارے دل کا بھی حال جانتا ہے۔ اگر تم کسی وجہ سے نیک نیتی سے یہ روک ڈالنے یا سمجھانے کی کوشش کر رہے ہو کہ یہ رشتہ نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ جو تمہارے دل میں ہے ظاہر کر دو، اس کو بتا دو اور اس کے بعد پیچھے ہٹ جاؤ اور فیصلے کا اختیار اس بیوہ کے پاس رہنے دو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کا حال جانتا ہے اس کو تمہاری نیت کا پتہ ہے تمہارے سے بہر حال باز پرس نہیں ہوگی۔ اگر نیک نیت ہے تو نیک نیتی کا ثواب مل جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے وہ لوگ جو وفات دیئے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ پس جب وہ اپنی مقررہ مدت کو پہنچ جائیں تو پھر وہ عورتیں اپنے متعلق معروف کے مطابق جو بھی کریں اس بارے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

حضور انور نے بیوہ عورت کی شادی کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کیا اور بتایا کہ پہلی بات تو معاشرے اور عزیز رشتے داروں کو یہ حکم ہے کہ اگر کوئی شادی کی عمر میں بیوہ ہو جاتی ہے تو تم لوگ اس کے رشتے کی بھی اسی طرح کوشش کرو جیسے باکرہ یا کنواری لڑکی نوجوان لڑکی کے رشتے کے لئے کوشش کرتے ہو۔ یہ تمہاری بے عزتی نہیں ہے بلکہ تمہاری عزت اسی میں ہے۔ دوسری بات یہ کہ اگر کوئی عمر کی زیادتی کی وجہ سے یا بچوں کی زیادہ تعداد کی وجہ سے یا اپنے بعض اور حالات کی وجہ سے یا کسی بیماری کی وجہ سے شادی نہ کرنا چاہے تو یہ فیصلہ کرنا بھی اس کا اپنا کام ہے۔ تم ایک تجویز دے کے اس کے بعد پیچھے ہٹ جاؤ۔ رشتہ کروانے کے لئے، نہ کہ رشتہ روکنے کے لئے۔ رشتہ کرنا یا نہ کرنا یہ اس کا اپنا فیصلہ ہوگا۔ اس کا اپنا حق ہے اس کو بہر حال مجبور نہ کیا جائے۔ پھر یہ کہ معاشرے کو رشتہ داروں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ زبردستی کسی بیوہ کو ساری عمر بیوہ ہی رکھیں یا اس کو کہیں کہ تم ساری عمر بیوہ ہی رہو۔ گر کوئی خود اپنی مرضی سے شادی کرنا چاہتی ہے تو قرآنی حکم کے مطابق اسے شادی کرنے دو۔ کسی بیوہ کو شادی سے روکنا بھی بڑی بیہودہ اور گندی رسم ہے اور اس کو اپنے اندر سے ختم کرو۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت کا بھی ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو تین مرتبہ فرمایا۔ اے علی! جب نماز کا وقت ہو جائے تو دیر نہ کرو۔ اور اسی طرح جب جنازہ حاضر ہو یا عورت بیوہ ہو اور اس کا ہم کفو مل جائے تو اس میں بھی دیر نہ کرو۔ اس حدیث کے آخری حصہ کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ عورت اگر بیوہ ہو جائے اور شادی کے قابل ہو اور اس کا ہم کفو مل جائے، مناسب رشتہ مل جائے، معاشرے میں جو اس عورت کا مقام ہے اس کے مطابق ہو خاندانی لحاظ سے اپنے رہن سہن کے لحاظ سے ہم مزاج ہو، عورت کو پسند بھی ہو تو پھر رشتہ دار اس سلسلہ میں روکیں نہ ڈالیں۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ اس کو جلد از جلد بیاہ دو۔ اس سے بھی پاک معاشرے کا قیام ہوگا۔ اور عورت بھی بہت سی باتوں سے جو بیوہ ہونے کی وجہ سے اس کو معاشرے کی سہنی پڑتی ہیں بچ جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر بیوہ کو خود بھی اختیار دیا گیا ہے کہ خود بھی وہ جائز طور پر رشتہ کر سکتی ہے جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ یہ بھی اس لئے ہے کہ وہ اپنے آپ کو تحفظ دے سکے۔ اس اختیار کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح وضاحت فرمائی ہے کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شادی کے معاملہ میں بیوہ اپنے بارے میں فیصلہ کرنے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔ اور کنواری سے اجازت لی جائے گی اور اس کا خاموش رہنا اجازت تصور کیا جائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اس سے وضاحت ہوگئی کہ بیوہ کا حق بہر حال فائق ہے لیکن کنواری لڑکی کے بارے میں یہ شرط ہے کہ اس کا ولی اس کے بارے میں فیصلہ کرے اور وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات تو اصل میں معاشرے میں بھلائی اور امن پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ تو بیوہ کیونکہ دنیا کے تجربے سے گزر چکی ہوتی ہے دنیا کی اونچ نیچ دیکھ چکی ہوتی ہے اور الا ماشاء اللہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کر سکتی ہے اس لئے اس کو یہ اختیار دے دیا۔ لیکن کنواری لڑکی بعض دفعہ بھول پن میں غلط فیصلے بھی کر لیتی ہے اس لئے اس کے رشتے کا اختیار اس کے ولی کو دیا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کو یہ حق دیا گیا کہ اگر وہ اپنے ولی یا باپ کے فیصلے سے اختلاف رکھتی ہو، اس پر راضی نہ ہو تو نظام جماعت کو بتائے اور فیصلے کروالے لیکن خود عملی قدم اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس سے بھی معاشرے میں نیکی اور بھلائی کی بجائے فتنہ اور فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

اس بارہ میں حضور انور نے بعض احادیث پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ جماعتی نظام میں یہ بہر حال دیکھا جائے گا کہ لڑکی جہاں رشتہ کر رہی ہے یا جہاں رشتے کی خواہش رکھتی ہے وہ لڑکا بہر حال احمدی ہو۔ کیونکہ ان تمام باتوں کا مقصد پاک معاشرے کا قیام ہے۔ نیکیوں کو قائم کرنا ہے اور نیک اولاد کا حصول ہے۔ اگر احمدی لڑکے احمدی لڑکیوں کو چھوڑ کر اور احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں کو چھوڑ کر دوسروں سے شادی کریں گے تو معاشرے میں، خاندان میں فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہوگا۔ نئی نسل کے دین سے ہٹنے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے دین کا کفو دیکھنا بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح دنیا کا۔ ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں کو بعضوں کو بڑا رجحان ہوتا ہے غیروں میں رشتے کرنے کا۔ اس طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے اس آزاد معاشرے میں خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ نظام کی بھی فکر اس لئے بڑھ گئی ہے کہ ایسے معاملات اب کافی زیادہ ہونے لگ گئے ہیں کہ اپنی مرضی سے غیروں میں، دوسرے مذاہب میں رشتے کرنے لگ جاتے ہیں۔

حضور انور نے رشتہ سے قبل معروف طریق کے مطابق لڑکی کو دیکھنے کے معاملہ کے بارہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی اور لمبا انتظار کئے بغیر بچوں اور بچیوں کے رشتے جلد طے کرنے کے بارہ میں بھی نصائح فرمائیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے رشتے قائم کرنے کی توفیق دے۔ بچوں کے رشتے کروانے کی توفیق دے اور قرآنی حکم کے مطابق یتیموں، بیواؤں ہر ایک کے رشتے کروانے کی توفیق دے نظام جماعت کو بھی اور لوگوں کو بھی معاشرے کو بھی۔ اور سب بچیاں جن کے والدین پریشان ہیں ان سب کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ کے بعد تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ ساڑھے چار بجے مشن ہاؤس کے گردونواح کے علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ قریباً نصف گھنٹہ کی سیر کے بعد حضور انور واپس مشن ہاؤس تشریف لائے۔

سوا پانچ بجے حضور انور نے بیت السلام میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ سوا چھ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور امیر صاحب فرانس کو جلسہ کے نظام کے تعلق میں بعض ہدایات دیں۔

اس کے بعد 6:30 بجے حضور انور چلڈرن کلاس کے لئے MTA سٹوڈیو (فرانس) میں تشریف لائے۔ اس کلاس میں چھوٹی عمر کے بچے اور بچیاں شامل تھیں۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ نعمانہ اعجاز نے کی اور پھر اسکا اردو ترجمہ پڑھا۔ فرنچ ترجمہ عزیزہ ندا ربانی نے پڑھا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد تین بچیوں عزیزہ انیس دوبوری، عزیزہ ھبۃ النور اور عزیزہ نائلہ اشتیاق نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام ’’حمد وثنا اُسی کو جو ذات جاودانی‘‘ کورس کی شکل میں خوش الحانی سے پڑھا۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچوں سے اس نظم میں سے بعض الفاظ کے معانی دریافت فرمائے۔ اس کے بعد عزیزہ حانیہ گل نے ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ بچپن‘‘ کے عنوان سے اور اردو زبان میں تقریر کی جس کا فرنچ ترجمہ عزیزہ عفت مبشر نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ قمر ضیاء نے ’’فرانس میں اسلام واحمدیت کا نفوذ‘‘ کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی جس کا فرنچ ترجمہ عزیزم غالب نور نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ ماہ رُخ، عافیہ خورشید، عزیزہ افشاں مالک، عزیزہ عفتِ مبشر اور عزیزہ کنول نے مل کر کورس کی شکل میں نعت۔

بدرگاہ ذی شان خیر الانام

علیک الصلوٰۃ علیک السلام

پیش کی۔ جس کا فرنچ زبان میں ترجمہ عزیزہ ماہ رُخ نے پیش کیا۔

نعت کے بعد فرانس کے بعض تاریخی مقامات کا تعارف کروایا گیا۔ سب سے پہلے عزیزہ مہ جبین نے ایفل ٹاور کے بارہ میں بتایا اس کے بعد عزیزم عدنان حیدر نے ’’ایوینو دے شانزے لیزے‘‘ اور عجائب گھر کے بارہ میں بتایا۔ عزیزم لبید بٹ نے 'NOTRE DOME DE PARIS' کے بارہ میں تعارف کروایا۔ بعد ازاں بچوں نے فرانسیسی مصنوعات کے بارہ میں بتایا جن میں عزیزہ عانیہ خورشید نے فرانس کی زراعت اور عزیزم سفیر احمد نے فرانسیسی کھانوں کے بارہ میں پروگرام پیش کیا۔

پروگرام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نے بہت مفید اور ضروری ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے منتظمین کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ پروگرام ترتیب دیتے وقت موقع اور حالات کو بھی دیکھنا چاہئے۔ مثلاً اب کرسمس کے دن ہیں تو پروگرام میں کرسمس کے بارہ میں بتانا چاہئے تھا تا کہ بچوں کو اس کی اصل حقیقت اور صحیح تصور کا پتہ چلے اور ان کے شعور میں اضافہ ہو۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور نے بچوں میں چاکلیٹ اور تحائف تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد یہ کلاس قریباً آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

25 دسمبر 2004ء بروز ہفتہ:

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السلام میں پڑھائی۔ سوا گیارہ بجے حضور انور جلسہ سالانہ فرانس کے انتظامات کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ اس سے قبل حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ اور خواتین کے جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا اور ان دونوں جگہوں کو اور سٹیج پر لگے ہوئے بینرز کو پسند فرمایا۔ حضور انور نے کچن (لنگر خانہ) سٹور اور کھانا کھلانے کی مارکی کا بھی معائنہ فرمایا۔ رہائش کے لئے مہیا کی گئی جگہوں اور دفاتر کو بھی دیکھا۔ دفتر امانات کے ساتھ بک سٹال اور کتب کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، حضور انور نے نمائش بھی دیکھی۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور مشن ہاؤس سے باہر کے علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے مشن ہاؤس کے اردگرد کا علاقہ بہت

باقی صفحہ: (9) پر ملاحظہ فرمائیں

محترمہ مقبول بیگم صاحبہ مرحومہ کا ذکر خیر

(چوہدری مقصود احمد ورک اوسلو، ناروے)

ہماری پیاری بے جی بڑی باوقار ہر دلعزیز شخصیت کی مالک تھیں۔ گاؤں کی خواتین کا آپ کے پاس جمگھٹا لگا رہتا محفل کی روح رواں آپ ہوتیں۔ آپ کا نام مقبول بیگم تھا۔ آپ المعروف بے جی کے نام سے مشہور تھیں۔ ناصر مسجد گاٹن برگ میں جمعہ کے روز زنانہ حصہ میں تشریف لاتیں بڑی مزاحیہ گفتگو فرماتیں جس سے محفل زعفران بن جاتی۔ مبلغین سلسلہ احمدیہ سے بہت احترام و شفقت اور بے تکلفی کا تعلق ہوتا۔ لجنہ میں بھی بڑی مقبول تھیں۔ غرباء کی بڑی ہمدرد اور ان کی ہر قسم کی مدد فرماتیں۔

ابتدائی حالات

آپ کی ولادت ۱۹۲۰ء کے لگ بھگ کھوکھر جاٹ گھرانہ میں محلاں والا ضلع امرتسر میں ہوئی تقریباً ۱۸ سال کی عمر میں گاؤں پرتھی پور ضلع گوجرانوالہ ورک جاٹ خاندان میں آپ کی شادی ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ بچوں سے نوازا دو لڑکیاں، ایک لڑکا کمسنی میں فوت ہو گئے۔

زمیندار مسلمانوں کے دستور کے مطابق آپ تعلیم حاصل نہ کر سکیں۔ بچپن میں ناظرہ قرآن مجید پڑھا اس کے بہت سے حصے زبانی یاد تھے۔ قرآن کریم کی اکثر زبانی تلاوت فرماتیں بہت زیادہ ذہین تھیں۔ ہر پارہ کا پہلا لفظ یاد تھا اس لفظ سے بتایا کرتیں کہ پارے کا کونسا نمبر ہے۔ گاؤں کا مولوی پنجابی زبان میں دعائیہ ''باراں ماہ'' پڑھا کرتا تھا ان کو سن کر یاد کر لیا تھا۔ اکثر صبح کے وقت دودھ بلوتے ہوئے دعا کے رنگ میں پڑھا کرتیں۔ یہ دُعا کا طریق آخری عمر تک جاری رہا۔

ساہوکاروں کے قرض سے نجات

آپ بہت سمجھدار اور ذہین تھیں۔ جب سسرال آئیں ہمارے دادا جان ساہوکاروں کے قرض میں دبے ہوئے تھے جو ربیع اور خریف کی فصل کے اناج کا زیادہ حصہ قرض میں لے جاتے سود در سود کی وجہ سے قرض میں کمی نہ واقع ہوتی۔ آپ نے شادی کے اوائل سالوں میں ساہوکاروں سے نجات کا تہیہ کر لیا۔ لہٰذا ایک سال کی تمام گندم ساہوکار کو دے کر قرض سے چھٹکارا حاصل کر لیا۔ اس سال گھی فروخت کر کے گزر اوقات کی۔

شوق تعلیم

خود اَنپڑھ تھیں لیکن اپنے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کا بہت شوق تھا۔ میرے والد صاحب دھور ڈنگر چروانے اور زمیندارہ مدد کیلئے مجھے سکول داخل کروانا نہیں چاہتے تھے۔ اسی کشمکش میں میری عمر ۱۱ سال ہو گئی۔ ایک دن دو تین سیر گڑھ گھر سے باندھا اور مجھے اپنے گاؤں سے تقریباً تین چار میل کے فاصلے پر دوسرے گاؤں میں پیدل سکول لے گئیں۔ ماسٹر کی خدمت میں گڑھ کا تحفہ پیش کیا اور میرے داخلے کیلئے گزارش کی۔ اس پر ہمارے والد صاحب سے مار بھی کھائی لیکن اپنے عزم پر قائم رہیں۔ ماسٹر صاحب نے داخلے کا فارم دیا کہ اس پر والد صاحب سکول میں داخلے کیلئے انگوٹھا یا دستخط کریں۔ میرے والد صاحب فارم پر انگوٹھا لگانے کیلئے رضامند نہ ہوئے تو بے جی نے ایک دوسرے پڑوسی شخص سے انگوٹھا لگوا کر مجھے سکول میں داخل کروا دیا۔ بعد میں میرے چھوٹے بھائی عزیز محمود احمد صاحب ورک حال مقیم گوٹن برگ سویڈن کو سکول میں داخل کروا دیا۔ اور ہماری بڑی نگرانی فرماتیں کہ ہم کیسے پڑھ رہے ہیں۔ میں مویشیوں کی رکھوالی کیلئے حویلی میں سویا کرتا تھا۔ شام کے بعد حویلی میں اس غرض سے تشریف لاتیں کہ میں سکول کا کام کر رہا ہوں یا نہیں۔ مجھے مصروف مطالعہ کتاب دیکھ کر مطمئن ہو جاتیں۔

وفات خاوند

ہمارے والد صاحب اکثر بیمار رہتے غالباً ان کو شوگر یا بلڈ پریشر تھا۔ گاؤں میں طبی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے بیماری کی تشخیص نہ ہو سکی بہت جانفشانی سے ان کی تیمارداری اور خدمت کرتیں۔ ۱۹۵۷ء میں ہمارے والد صاحب کا وصال ہو گیا اس وقت بے جی کی عمر ۳۷ سال تھی۔ ہمارے والد صاحب کی وفات سے زمیندارہ چلانے کا مسئلہ پیدا ہو گیا، ہمارے چچا اور چچی صاحبہ کا اصرار تھا کہ ہم دونوں بھائیوں کو سکول کے بجائے زمیندارہ میں لگا دیا جائے حضرت بے جی کیلئے یہ فیصلہ بڑا مشکل تھا حضرت بے جی نے میری تعلیم جاری رکھنے اور عزیزم محمود احمد ورک کو زمیندارہ میں لگانے کا فیصلہ کیا۔ مزید مدد کیلئے ایک عیسائی ملازم رکھ لیا زمینداروں کا مزاج عموماً سخت ہوتا ہے۔ ہمارے چچا صاحب کی سختی کی وجہ سے زمینداری کو خیر باد کہہ دیا اور عزیزم محمود احمد کو دوبارہ سکول میں داخل کروا دیا اور زمین حصہ پر دے دی۔

حصول تعلیم کیلئے بچوں سے جدائی

ہمارے تایا صاحب چوہدری مہتاب الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس لاہور میں مقیم تھے۔ مجھے ان کے پاس اور عزیزم محمود احمد کو ہماری تایا زاد بہن باجی سلمہ اختر صاحبہ کے پاس مزید تعلیم کیلئے لاہور بھجوا دیا۔ علم سے محبت کی وجہ سے بچوں کی جدائی کو برداشت کر لیا۔ دیہاتی ماحول میں بچوں کو الگ کرنا بہت عجیب بات تھی عورتیں طعنہ زنی کر کے دل آزاری کرتی تھیں۔

مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ

گھریلو مصارف کو چلانے کیلئے معمولی تجارت شروع کر دی۔ فصل کی آمد پر ارزاں داموں جنس خرید لیتیں قیمتیں بڑھ جانے پر فروخت کر دیتیں۔ بچوں سے کبھی گھریلو مشکلات کا ذکر نہ کیا۔ دیہاتی ماحول میں نوجوان بیوہ کیلئے طرح طرح کے مسائل اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ برادری اور دیگر مشکلات اور مسائل کا بڑی بہادری، حوصلے، جرأت، ذہانت اور حسن تدبیر سے مقابلہ کیا۔ برادری کی طرف سے تکالیف کا موقع شناسی سے کام لیتے ہوئے مناسب وقت پر ترکی بترکی جواب دیتیں۔ دبدبے اور حاضر جوابی کی وجہ سے سرپنچ بھی آپ کی ذہانت کے قائل تھے۔ متنازع مسائل پر آپ سے رائے طلب کرتے اور اس کو فائق تصور کرتے۔

قبول احمدیت

میرے محسن تایا صاحب کی وساطت سے میں نے ۱۹۶۲ء میں بیعت کی توفیق پائی تو آپ کو بہت صدمہ ہوا۔ برادری نے بھی طعنہ زنی کی کہ لالچ کی وجہ سے مقصود مرزائی ہو گیا ہے۔ جب ہمارے تایا صاحب سے ملاقات ہوئی تو ان کو فرمایا ''بھایا جی تسیں ایہہ چنگا نہیں کیتا''۔ یعنی بھائی صاحب آپ نے یہ اچھا نہیں کیا۔ قبول احمدیت کے بعد ۱۹۶۴ء میں ان سے ملاقات ہوئی تو مجھے کچھ نہیں کہا۔ پھر چوہدری محمود احمد صاحب ورک نے بھی بیعت کر لی۔

بیعت

نوشہرہ ورکاں میں جماعت احمدیہ کے معلم تعینات تھے۔ وہ دورے پر ہمارے گاؤں پرتھی پور تشریف لائے۔ زمیندارہ ماحول کے مطابق ان کی بھی خاطر مدارت کی۔ میں ملازمت کی وجہ سے گھر میں نہیں تھا۔ معلم صاحب نے حضرت بے جی کو قبول احمدیت کی تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ۱۹۶۶ء میں آپ کو بیعت کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ آپ عبادت گزار اور دُعا گو تھیں۔ گھر میں غیر احمدی خواتین کے ساتھ اکثر عشاء کی با جماعت نماز ادا کرتیں۔ گاؤں کے امام مسجد کی بیوی کو ماہ رمضان میں روزہ رکھواتیں۔ علاوہ رمضان اس کو کھانا، لسی اور مکھن دیا کرتیں۔ غیر احمدی خواتین کے ساتھ نماز ادا کرنی ترک کر دی مُلّانی کو علم ہوا کہ آپ احمدی ہو گئیں ہیں تو اس نے حضرت بے جی کی نوازشات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اس کی آپ نے ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ گاؤں والے طرح طرح کی باتیں بنانے لگے کہ روپیہ پیسہ کی لالچ میں بچے اور خود بھی مرزائی ہو گئیں ہیں۔ ہر طرح کی پریشانیوں کا بڑا بہادری، حوصلہ اور جرأت سے مقابلہ کیا۔

فسادات ۱۹۷۴ء

۱۹۶۸ء میں خاکسار کی شادی ہوئی۔ میری بیوی اور بچوں کی سہولت کیلئے گاؤں چھوڑ کر فیصل آباد میں مقیم ہو گئیں۔ ۱۹۷۴ء کے فسادات میں میرے چھوٹے بھائی چوہدری محمد اسحاق صاحب اور میرے بیوی بچے ربوہ میں پناہ گزیں ہوئے۔ حضرت بے جی نے گھر کی نگرانی کیلئے فیصل آباد ہی میں قیام کیا۔ دوکانداروں نے سودہ سلف دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن ان مشکلات کی کبھی پرواہ نہیں کی۔

ہمارے تایا صاحب کے گھر کے قریب شیخوپورہ میں پلاٹ خرید کر اس پُر آشوب دور میں مکان کی تعمیر شروع کر دی۔ دورانِ تعمیر مکان احمدیوں کی مخالفت کی وجہ سے پیش آمدہ تمام مشکلات و مصائب کا بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ اور مکان کی تعمیر مکمل کی۔

بچوں کی کامیابی کیلئے دعائیں

خاکسار تو ملازمت کی وجہ سے اکثر گھر سے باہر رہتا۔ ۱۹۶۹ء میں محمود احمد صاحب ورک کو گاؤں سے یورپ کیلئے روانہ کیا بچوں کی جدائی کو بہت زیادہ محسوس کرتیں۔ قبول احمدیت سے قبل بھی بہت زیادہ دُعائیں کیا کرتیں۔ بڑی آہ و زاری سے دُعا کرتیں۔ یا اللہ میرے بیٹوں کو ضلعدار، تحصیلدار اور پٹواری بنا دے۔ زمینداروں کے نزدیک یہ عہدے بڑے اہم ہوتے ہیں۔ بیعت کے بعد آپ کو دُعا کا عرفان نصیب ہو گیا تھا۔ بچوں کی کامیابی کے لئے بہت خضوع و خشوع سے دُعائیں کیا کرتیں۔ اللہ تعالیٰ نے عزیزم محمود احمد صاحب ورک کو ڈنمارک میں قیام کی اجازت عطا کی۔ میں نے ۱۹۷۲ء میں ایئر فورس کی ملازمت چھوڑی تو میرے لئے بہت زیادہ دُعا کی۔ فرمایا دُعا کرتے ہوئے میری چارپائی جس میں لیٹی دُعا کر رہی تھی مجھے محسوس ہوا کہ چارپائی ہوا میں بلند ہونا شروع ہو گئی ہے اور ہر طرف نور پھیل گیا۔ اس دُعا کی برکت سے مجھے ناروے میں اور چوہدری محمد اسحاق صاحب کو جرمنی میں قیام کی اجازت مل گئی۔ الحمد للہ۔

سچی خوابیں

خبریں سننے کا بہت شوق تھا۔ سیاست سے بڑی دلچسپی تھی پیپلز پارٹی کی مداح اور سپورٹر تھیں۔ بھٹو صاحب کے لئے ووٹ حاصل کرنے کیلئے بہت فعال تھیں غرباء کو ووٹ کیلئے رضامند کرنے کیلئے گھر سے آٹا چاول دیئے۔ احمدیوں کے خلاف ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کے فیصلے سے بہت دلگیر تھیں اور بہت دُعا کیا کرتیں تھیں۔ ۱۹۷۶ء کے آخر میں خواب آئی ''حکومت رشید دی بھٹو کوناں'' یہ انہوں نے ہمارے تایا جی کو سنائی انہوں نے احباب جماعت شیخوپورہ کو بتائی۔

۱۹۷۸ء میں پیپلز پارٹی نے الیکشن میں کامیابی حاصل کی تو ایک احمدی دوست نے پوچھا بے جی حکومت رشید کی نہیں آئی۔ لیکن انہیں اپنے خواب پر بڑا یقین اور وثوق تھا۔ لہٰذا بھٹو صاحب کی حکومت کا 1977ء تختہ الٹ دیا گیا۔ بھٹو صاحب کی سزا پھانسی سے دو ہفتہ پہلے بے جی کو خواب آئی بھٹو صاحب کو پھانسی دے دی گئی ہے اور اس کی گردن لمبی ہو گئی ہے اور اس کے والد کو اس کا منہ دیکھنے کی اجازت نہیں ملی۔ یہ خواب بے جی نے محترم کمال یوسف صاحب مبلغ

سویڈن کو سنائی۔ میری چھوٹی بچی عزیزہ عظمٰی کے رشتہ کیلئے بہت دُعائیں کرتیں جب اس کا نکاح ہو گیا تو عزیزم میکائیل کو الیس اللہ کی انگوٹھی پہنائی۔ میرے بڑے بیٹے عزیزم احتشام مقصود ورک کی ملازمت کی ترقی کیلئے دُعا کی کرتیں ایک دفعہ فرمایا میں نے خواب میں احتشام کے سر پر تاج دیکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے عزیزم کو سویڈن میں ملازمت عطا فرمائی۔ عزیزم سات مینیجروں کے انچارج اور ان کو گھر، ٹیلیفون، ہوٹل، سفر کی مفت سہولت اور MBA تعلیم کی فری سہولت میسر ہے۔ الحمدللہ۔

عزیزم چوہدری محمد اسحاق صاحب کے جرمنی سے منتقل ہو کر سویڈن میں قیام کی اجازت کیلئے دُعا کرتیں۔ ایک دن خواب سنائی عزیزم سمندر سے ہو کر سویڈن آگئے ہیں۔ اس کے بعد عزیزم کو سویڈن میں مقیم ہونے کی اجازت مل گئی۔

قیام یورپ

عزیزم چوہدری محمود احمد ورک کی اہلیہ کی ۱۹۷۷ء میں ڈنمارک میں وفات ہو گئی۔ ان کے بچے بہت چھوٹے تھے ان کی دیکھ بھال کیلئے کوپن ہیگن ڈنمارک تشریف لائیں۔ پھر عزیزم محمود احمد ورک سویڈن منتقل ہو گئے ان کے ساتھ گاٹن برگ بس گئیں۔ بچوں کی پرورش اور تربیت کیلئے بڑی محنت کی۔ ان کی تعلیم اور جسمانی صحت کا بہت خیال رکھا۔ کھیل کے میدان میں بچوں کو ساتھ لے جاتیں پھر کھیل میں ان کی حوصلہ افزائی فرماتیں۔

وصیت

جماعتی چندہ جات بڑی باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا آپ کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حصہ جائیداد پیشگی ادا کرتیں۔ آپ کو زیورات بنوانے کا بڑا شوق تھا جب نیا زیور بنواتیں اسی وقت زیور کی وصیت ادا کر دیتیں۔ وفات کے بعد مرکزی حساب کے مطابق نو صد کرونرز سے زائد ادائیگی حصہ وصیت تھی۔

مالی تحریکات

وقف جدید اور تحریکِ جدید کا چندہ بھی باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ مالی تحریکات میں حصہ لیتیں۔ احمدیت سے قبل مسجد میں صفیں ڈلوایا کرتیں۔ مساجد فنڈ میں بڑے شوق سے نقد یا زیورات دیا کرتیں۔ مسجد نور اوسلو میں کرسٹل کے لیمپ لگوائے۔ گاٹن برگ مسجد میں چندہ ادا کیا۔ بیت النصر اوسلو میں اپنے کڑے دیئے۔ پھر بیس ہزار کا وعدہ لکھوایا۔ اس کی ادائیگی کی فکر تھی بفضلہٖ تعالیٰ وعدہ سے زائد ادائیگی کی۔

شوق تبلیغ

حضرت بے جی کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ دلائل تو یاد نہیں تھے یہ فرماتیں اللہ تعالیٰ نے امام بھیجا ہے ہمیں اس کو قبول کر لینا چاہئے۔ بعض اوقات تبلیغ لطیفہ کا رنگ اختیار کر لیتی۔ ان کے پوتوں عتیق محمود ورک، لئیق محمود ورک، کا دوست ان کے ساتھ گھر کھیلنے آیا۔ سویڈش زبان سے نابلد تھیں۔ عتیق سے فرمایا اپنے سویڈش دوست سے کہو مسلمان ہو جائے۔ وہ لڑکا بھی تیز تھا اس نے عتیق سے کہا بے جی کو جواب دیں کہ عتیق عیسائی ہو جائے۔

اندرونِ اوسلو اور ناروے کے دیگر شہروں میں تبلیغ اسٹالز پر خاکسار کے ساتھ شوق سے شامل ہوتیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بروز جمعہ دس احسان ۱۳۶۷ھ جون ۱۹۸۸ء کو مشہور عالم مباہلے کے چیلنج کا اعلان فرمایا اس روز اوسلو سینٹرم میں جماعت احمدیہ ناروے نے تبلیغی اسٹال لگایا۔ بڑے شوق اور جذبے سے بے جی نے اس تبلیغی اسٹال میں شرکت فرمائی۔

دُور اندیشی

حضرت بے جی ہر معاملہ کا بغور جائزہ لیتیں۔ گفتگو سے اندازہ فرماتیں کہ مخاطب کس مزاج اور کردار کا ہے۔ عزیزم محمود احمد صاحب کو ان کے کاروبار میں مشورہ دیا کرتیں۔ عزیزم ان کے مشورہ جات کو بہت ادب سے قبول کرتے۔ کسی متوقع نقصان سے بچاؤ ہو جاتا۔ عزیزم نے کسی گاہک کو اُدھار مال دیا محترمہ بے جی نے فرمایا یہ شخص کاروباری لحاظ سے اعتماد کے قابل نہیں۔ ان کا اندازہ بالکل درست ثابت ہوا۔ کئی سال گزرنے کے باوجود تا حال وہ رقم واپس نہ کر سکا۔ ایک شخص مجھے ملنے آیا کچھ لین دین کی باتیں ہوئیں حضرت بے جی نے فرمایا اس سے کسی رقم کا معاملہ نہ کرنا۔ چند سال بعد اس کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر ایک دوسرے شخص کی تسلی پر ایک بہت بڑی رقم کاروبار کیلئے دی۔ جو بیس سال سے زائد عرصہ میں بھی واپس نہیں کر سکا۔ ہر دفعہ مطالبہ پر نیا بہانہ اور نیا وعدہ کرتا۔

خلافت سے محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت بیگم صاحبہ سے بہت محبت کا تعلق تھا حضور سے ملاقات کے موقعہ پر بڑی بے تکلفی سے گفتگو کرتیں۔ بہت دلچسپ باتیں حضور کو سنایا کرتیں حضور ان کی گفتگو سے خوب لطف اٹھاتے اور قہقہہ لگا کر ہنستے۔ حضور شفقت سے ان کو بے جی کہہ کر مخاطب فرماتے۔ حضور سے ملاقات کے بعد حضرت بیگم صاحبہ سے اِن کے گھر ملاقات فرماتیں۔ اور خطیر رقم نظرانہ پیش کرتیں۔ حضرت بیگم صاحبہ بے جی سے بہت شفقت اور محبت سے پیش آتیں۔ حضرت بیگم صاحبہ نے انہیں اپنا ایک سوٹ تحفہ میں دیا ہے۔

قیام ناروے

آپ کو بہت سے عوارض لاحق تھے۔ آپ کے دل کا آپریشن سویڈن میں ہوا بڑھاپے اور بہت سی بیماریوں کی وجہ سے کمزور ہو گئیں۔ ۱۹۹۷ء میں خاکسار کے پاس ناروے مقیم ہو گئیں۔ صحت تیزی سے گرنے لگی۔ معدہ میں تکلیف کی وجہ سے ڈاکٹر نے آپریشن کا فیصلہ کیا۔ اس آپریشن کے بعد دل کا حملہ ہوا۔ خدا نے فضل فرمایا صحت بحال ہونے لگی۔ بہت سی مختلف دوائیاں مسلسل استعمال کرنے سے شوگر کی تکلیف ہو گئی۔ اس بیماری کا حملہ بڑا شدید تھا اور تمام جسم متاثر ہوا۔ نظر بند ہو گئی پاؤں میں گردشِ خون متاثر ہوئی۔ بائیں پاؤں کا انگوٹھا بالکل سیاہ ہو گیا۔ ڈاکٹر نے بذریعہ آپریشن خون بحال کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔

وفات

۲۷/ظہور اگست ۲۰۰۱ء ۱۳۸۰ھ کو ہسپتال سے دیر سے گھر آیا۔ رات بارہ بجے کے بعد دوبارہ ہسپتال سے فون آیا۔ خاکسار بمعہ بیگم صاحبہ نعیمہ مقصود ہسپتال پہنچا۔ حالت نازک تھی نعیمہ صاحبہ نے سورۃ یٰسین پڑھنا شروع کر دی۔ تقریباً دو بجے رات ۲۸/ظہور اگست کو ایک دو لمبے سانس لئے اور اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ قطعہ موصیان اوسلو ناروے میں تدفین ہوئی۔ حضرت بے جی جماعت احمدیہ سویڈن میں بھی بہت ہر دل عزیز شخصیت تھیں۔ محترم مکرم لطیف احمد صاحب انور نیشنل امیر جماعت احمدیہ سویڈن، ۸/احباب اور چار لجنہ کے وفد کے ساتھ جنازہ میں شریک ہوئے۔ اور کثیر تعداد میں احباب جماعت ناروے نے بھی نماز جنازہ پڑھی۔

نماز جنازہ غائب

حضرت بے جی کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے بہت بے تکلفی تھی۔ حضور سے وعدہ لیا ہوا تھا کہ حضور ان کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ لہٰذا حضور نے ۸/تبوک ستمبر ۲۰۰۱/۱۳۸۰ھ مسجد فضل لندن میں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

حج بیت اللہ

حضرت بے جی کو حج بیت اللہ کا بہت شوق تھا اس کیلئے بھی بہت دُعا کرتیں۔ لیکن احمدیوں پر پابندی حج کی وجہ سے خود حج نہ کر سکیں۔ اپنی اس خواہش کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا وہاں جانے میں احمدیوں کو روک ہے آپ نے نیت کر لی آپ کا حج ہو گیا ہے۔ لیکن حج کیلئے بے قراری بہت تھی۔ اپنی چھوٹی ہمشیرہ کو حج بدل کروایا۔ بہت بیمار رہتی تھیں۔ میری جدائی بالکل گوارہ نہ تھی لیکن مجھ پر دباؤ ڈال کر ۱۹۹۷ء میں حج کیلئے درخواست دِلوائی۔ میں نے انجیکشن لگوا لئے لیکن سعودی ایمبیسی اسٹاک ہالم، سویڈن نے احمدیت کی وجہ سے انکار کر دیا۔ والی حرمین شریف کو عربی میں اجازتِ حج کیلئے خط لکھا۔ لیکن جواب نہ دارد۔ حضرت بے جی کو بیت اللہ سے بہت عقیدت تھی۔ اس کا اظہار اپنی دُعاؤں کے ذریعہ کرتیں۔ آپ نے آبِ زم زم سے تر کردہ اپنے کفن کیلئے کپڑا اپنی ہمشیرہ کے ذریعہ منگوایا۔ اس کپڑے سے آپ کا کفن تیار کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل احسان اور رحم سے حضرت بے جی کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے یہ دُعائیں ہر روز حضرت بے جی کے لئے کرنے کی سعادت پاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت بے جی کی دُعاؤں کی برکت سے مجھے امسال ۲۰۰۴ء میں حج کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ ☆☆

امریکن بائیوگرافیکل انسٹیٹیوٹ کی طرف سے

مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز سابق امیر جماعت احمدیہ یوکے کو 21ویں صدی کی عظیم شخصیات کے ایوارڈ اور میڈل سے نوازا گیا

امریکن بائیوگرافیکل انسٹیٹیوٹ ہر سال دنیا کے مختلف ممالک میں تحقیق کے بعد زندگی کے مختلف شعبوں میں نمایاں اور ممتاز خدمات بجالانے والی شخصیات کی نامزدگی کرتی ہے اور ان کو میڈل اور ایوارڈ دیئے جاتے ہیں سال 2004ء کے اعزازات کے لئے انہوں نے جن شخصیات کو منتخب کیا اور ایوارڈ دیا ہے ان میں محترم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز سابق امیر جماعت احمدیہ یوکے بھی شامل ہیں۔ ہیومن ڈویلپمنٹ کے شعبہ میں آپ کی خدمات نیز انسانی حقوق کے تحفظ اور غربت کے خاتمے لئے آپ کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ سال 2004ء کی شخصیت کے ساتھ آپ کو Great Mind of the 21st Century (اکیسویں صدی کی عظیم شخصیات) کا ایوارڈ اور میڈل دیا گیا۔ قبل ازیں آپ کو ملکہ برطانیہ کی طرف سے او بی ای کا اعزاز مل چکا ہے نیز امریکہ کی انٹرنیشنل اکیڈمی کی طرف سے الفریڈ آئن سٹائن نوبیل میڈل بھی مل چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے یہ اعزازات مبارک کرے۔

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

0092-4524-214750 ریلوے روڈ

0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

وصـــایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15382: میں طارق سلمان ولد مکرم شیخ نظام الدین صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۹-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کی ذاتی کسی قسم کی کوئی جائیداد نہیں۔ آبائی جائیداد زمین ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ جب بھی خاکسار کو حصہ ملے گا خاکسار مطلع کردیگا نیز بعد میں کسی بھی قسم کی جائیداد و آمد وغیرہ پیدا کریگا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیگا اور اُس پر بھی میری یہ وصیت ۱/۱۰ حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد عبدالرزاق قادیان — طارق سلمان — شریف احمد قادیان

وصیت نمبر 15383: میں عبدالرحیم خان ولد محترم عبدالجبار خان صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۹-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد انور احمد قادیان — عبدالرحیم خان — نوید الفتح قادیان

وصیت نمبر 15384: میں ناصر احمد ذوالفقار ولد محترم غلام علی صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۸-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائیداد ۵ مرلہ ننگل قادیان خسرہ نمبر 6R/2-9/6 قیمت اندازاً -/۲۰۰۰۰ روپے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد انور احمد قادیان — ناصر احمد ذوالفقار — زین الدین حامد قادیان

وصیت نمبر 15385: میں جہاں آراء زوجہ محترم منگل دین صاحب قوم احمدی مسمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۹-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر -/۲۰۰۰۰ روپے وصول شدہ۔ زیور طلائی ایک جوڑی بالیاں وزن ۴ گرام -/۴۵۰ از زیور نقرئی پازیب وزن ۶۰ گرام -/۵۰۰ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

منگل دین قادیان — جہاں آراء — ظہیر احمد خادم قادیان

وصیت نمبر 15386: میں منگل دین ولد سدھو چوہدری قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۲ء (والدین کے ساتھ) ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۹-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱- اراضی ۱/۴ ۷ مرلہ کاہلواں شاملات رجسٹرڈ -/۵۱۰۰۰ روپے۔ ۲- آبائی جائیداد سے مکان معہ زمین ۵ مرلے گدلی ضلع امرتسر شاملات رجسٹرڈ قیمت اندازاً -/۵۰۰۰۰ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/۸۰۰ روپے ہے۔ کوئی ملازمت نہیں ہے مالش وغیرہ کا کام کرتا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

ظہیر احمد خادم قادیان — منگل دین — قریشی محمد فضل اللہ قادیان

وصیت نمبر 15387: میں زکیہ شمس بنت مکرم مولانا ... لدین صاحب شمس مرحوم قوم درایا راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۹-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ دو عدد انگوٹھی طلائی وزن ۹۴۰-۶ گرام قیمت -/۴۲۷۸ روپے۔ ایک عدد ٹوپس طلائی وزن ۳۸۰-۱ گرام قیمت -/۸۴۸ روپے۔ مبلغ -/۲۰۰ روپے والدہ کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۲۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

رشید الدین پاشاہ قادیان — زکیہ شمس — وحید الدین شمس قادیان

وصیت نمبر 15388: میں طاہرہ نصیر بنت ڈاکٹر نصیر الدین صاحب قمر قوم درایا راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۹-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ دو عدد انگوٹھی طلائی وزن ۴۰۰-۶ گرام قیمت -/۴۰۳۲ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۲۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

رشید الدین پاشا قادیان — طاہرہ نصیر — وحید الدین شمس قادیان

وصیت نمبر 15391: میں محمد نظام الدین ولد محمد محی الدین قوم احمدی پیشہ ملازمت معلم عمر 37 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن چنئی ڈاکخانہ چنئی ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرے والدین حیات ہیں میں معلم وقف جدید ہوں مجھے -/2445 روپے ماہانہ تنخواہ ملتی ہے اس آمد پر میں اپنی وصیت کرتا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

وسیم احمد صدیق انسپکٹر — محمد نظام الدین — ایم بشارت احمد چنئی

وصیت نمبر 15392: میں نصرت جہاں زوجہ محمد الطاف احمد نوجوان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ چنئی ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26.09.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے غیر منقولہ جائیداد ایک فلیٹ (1150 سکوئر فٹ) جس کی کل مالیت -/1700000 روپے ہے (نصف حصہ میرے خاوند کا ہے جو انکی وصیت میں درج ہے) فلیٹ نمبر 12 ورودھ راج پیٹھ چولائی میڈ چنئی 24 منقولہ جائیداد بصورت طلائی زیورات 190 گرام موجودہ مالیت -/95000 روپے۔ آمد بصورت جیب خرچ ماہانہ -/2000 ہے حق مہر دس ہزار روپے خاوند کی طرف سے ادا ہو چکا ہے جو کہ زیور میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد | وسیم احمد صدیق انسپکٹر — الامۃ نصرت جہاں — گواہ شد | ایم بشارت احمد چنئی

دنیا میں ہر پانچ سیکنڈ بعد ایک بچہ بھوک سے مرجاتا ہے ایف اے او کی رپورٹ

اقوام متحدہ کے ادارہ برائے خوراک (ایف اے او) نے کہا ہے کہ آٹھ سال پہلے کئے گئے اس وعدہ کے باوجود کہ دنیا میں 2015ء تک خوراک کی قلت کو آدھا کر دیا جائے گا ہر پانچ سیکنڈ بعد ایک بچہ بھوک سے مرجاتا ہے۔ ادارے کی سالانہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھوک کی وجہ سے ہر سال پچاس لاکھ بچے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تاہم ادارہ نے کہا کہ ابھی بھوک کے اعداد و شمار کو آدھا کرنا دنیا کی دسترس میں ہے اور امیر ممالک کو چاہئے کہ اس سلسلہ میں مزید کام کریں۔ دی سٹیٹ آف فوڈ سیکورٹی ان دی ورلڈ 2004ء رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھوک اور خوراک کی کمی کی وجہ سے ہر سال بالواسطہ 30 ارب ڈالر طبی اخراجات آتے ہیں جبکہ بلاواسطہ اربوں ڈالر مزید خرچ ہوتے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق رپورٹ تیار کرنے والے ورکنگ گروپ کے اعلیٰ عہدیدار ٹن براؤن کا کہنا ہے کہ بھوک کا شکار ہونے والے افراد کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان تک پہنچنے کی رفتار میں ترقی بہت آہستہ ہے اور ضائع ہونے والی جانوں اور وسائل کا تخمینہ ناقابل تعین ہے۔

اسلام کے خلاف بڑھتے ہوئے تعصب کا مقابلہ کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ کوفی انان

اسلام کے خلاف بڑھتے ہوئے تعصب کا مقابلہ کرنے کی فوری ضرورت ہے اور اس کے لئے مسلمانوں، غیر مسلموں، حکومتوں، میڈیا اور تعلیم دینے والوں کو کام کرنا پڑے گا اس خیال کا اظہار اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی انان نے کیا۔ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں اسلام اور عدم رواداری کے موضوع پر ایک سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے شری انان نے کہا کہ مسلمانوں کو انتہا پسندوں کی مذمت کرنی چاہئے اور انہیں الگ تھلک کر دینا چاہئے کیونکہ یہ لوگ اپنے مذہب کے نام پر شہریوں کو ہلاک کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جہاں تک مختلف حکومتوں کا سوال ہے انہیں اس عزم کا اعلان کرنا چاہئے کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت کریں گے اور ان کے خلاف امتیازی سلوک نہیں ہونے دے گی۔

انہوں نے کہا کہ دوسرے لوگوں کو یہ حقیقت تسلیم کرنی چاہئے کہ مسلمانوں میں مغرب مخالف احساسات کی وجہ نو آبادیات کے دور کی وہ تاریخ ہے جب مغربی ملکوں کا مسلم ممالک پر قبضہ تھا۔ اس کے علاوہ موجودہ دور میں مشرق وسطی چیچنیا اور دوسرے علاقوں میں حل نہ کئے جھگڑے اور تنازعے بھی ان جذبات کی اہم وجہ ہیں۔ سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے دوسرے مقرروں نے کہا کہ اسلام کے خلاف عدم رواداری کی جڑیں صدیوں پرانی ہیں۔ لیکن موجودہ عصبیت اسلامی دنیا اور مغرب کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگیوں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ ان کشیدگیوں کو فروغ دینے میں میڈیا والوں کی پرانی طرز کی رپورٹنگ اور دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کے ترک وطن نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔

جادو ٹونے پر روک لگانے کیلئے بل

ملک میں جادو ٹونے کے بڑھتے واقعات پر گہری فکرمندی ظاہر کرنے کے ساتھ ہی اسے انسانیت کیلئے کلنک بتاتے ہوئے اس پر پورے طور پر پابندی لگانے کیلئے لوک سبھا میں ایک غیر سرکاری بل پیش کیا گیا۔ جس میں ایسے مجرموں کو کم از کم پانچ سال کی سزا دینے کا اہتمام ہے۔ لوک سبھا ممبر کرونا شکلا کی طرف سے پچھلے دنوں پیش کئے گئے غیر سرکاری بل "جادو ٹونا روکنے والا بل 2004ء" میں دیش میں جادو ٹونے کے بڑھتے واقعات پر سنجیدہ فکرمندی ظاہر کی گئی ہے۔ غور طلب ہے کہ حال ہی میں اقوام متحدہ نے جادو ٹونے کو لیکر جاری کی گئی ایک تفصیلی رپورٹ میں ٹونے ٹوٹکے کے سبب بڑھتے قتل کے واقعات پر خصوصی فکرمندی ظاہر کی تھی۔

یروشلم میں یہودی آبادکاروں کی تعداد میں 9 فیصد اضافہ

غزہ پٹی خالی کرنے کے اسرائیلی وزیر اعظم ایرل شیرون کے منصوبہ کے باوجود اس علاقہ میں گزشتہ سال کے دوران یہودی آبادکاروں کی تعداد میں ۹ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات سرکاری اعداد و شمار سے سامنے آئی ہے آبادکاروں کے رہنماؤں نے اس علاقہ میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آباد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے کہ انخلاء کی پرزور طریقہ سے مزاحمت کی جاسکے۔ اسرائیلی آبادی کے تازہ ترین جائزہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اسرائیلی چار سال سے جاری فلسطینی بغاوت کے باوجود مستقل طور پر عرب علاقوں میں جن پر اسرائیل نے 1967 کی مشرق وسطی کی جنگ کے دوران قبضہ کر لیا تھا آباد ہو رہے ہیں۔

غزہ پٹی اور مغربی کنارہ میں گزشتہ سال کے مقابلہ میں 2004 میں آبادکاروں کی تعداد میں ۶ فیصد کا اضافہ ہوا ہے جبکہ 2001 سے لیکر اب تک یہ اضافہ مجموعی طور پر 17 فیصد رہا ہے۔ حالانکہ اس دوران امریکہ مسلسل اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ مقبوضہ علاقہ میں آبادکاری کا سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ مغربی کنارہ اور غزہ کی بستیوں میں 2005 کے آغاز میں مجموعی طور پر 2 لاکھ 50 ہزار یہودی رہ رہے ہیں جبکہ یہ تعداد 2003 کے اختتام پر 236381 اور 2001 میں 213672 تھی۔ اسرائیل کے مرکزی شماریات بیورو کے مطابق اسرائیلیوں میں آبادی میں فطری طور پر اضافہ کی شرح 1.3 فیصد ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آبادکاروں کی تعداد میں فطری طور پر معمولی اضافہ ہوا ہے۔

ایڈز اور ناجائز حمل خودکشی کا بڑا سبب

تازہ ترین سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایڈز کے جراثیم اور ایڈز کی بیماری اور ناجائز حمل کے داغ کی وجہ سے ملک میں خودکشی کرنے والے لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے

بھارت میں اتفاقیہ اموات اور آتم ہتیاؤں کے بارے قومی کرائم ریکارڈ بیورو کی تازہ رپورٹ کے مطابق 2001 میں 741 افراد نے ایڈز کی بیماری کی وجہ سے خودکشی کی جو کہ اس سے پہلے سال کی نسبت 44.2 فیصد زیادہ تھی ناجائز حمل کی وجہ سے 369 عورتوں نے 2001 میں خودکشی کی اور یہ تعداد سابقہ سال سے 44.5 فیصد زیادہ تھی۔ طلاق سے پیدا ہونے والی بددلی اور مایوسی کے نتیجہ میں بھی 2001 میں 316 خودکشیاں ہوئیں جو کہ اس سے پہلے سال کی نسبت 43 فیصد زیادہ تھیں۔ اعداد و شمار کے مطابق 1209 لوگوں نے سماجی وقار گرنے کی وجہ سے 2001 میں خودکشی کی 2001 میں 924 اشخاص نے شادی منسوخ ہونے یا طے نہ ہونے کی وجہ سے خودکشی کی ان میں 373 مرد تھے۔

بائبل سے متاثر ہو کر جگر کے ٹکڑے کو مار ڈالا

امریکہ میں ایک عورت نے بائبل کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اپنی بچی کے ہاتھ کاٹ ڈالے جس سے اس کی موت ہو گئی ملزم مہلا ڈائنا اسکلوزر کے وکیل ڈیوڈ ہینس نے بتایا کہ اپنی دس ماہ کی بچی کو مار ڈالنے کے پیچھے اس مہلا نے بائبل کے نیو ٹیسٹامینٹ میں دی گئی ایک کہاوت کا حوالہ دیا جسمیں عیسیٰ مسیح نے کہا تھا کہ پاپ سے نجات پانے کیلئے جسم کے اعضاء کو کاٹ کر الگ کر دو۔ میتھیو میں عیسیٰ مسیح نے کہا "اگر تمہارا دایاں ہاتھ پاؤں کٹتا ہے تو اسے کاٹ کر الگ کرو۔ پورے جسم کو جہنم میں جانے سے اچھا ہے کہ اس کا ایک حصہ تباہ ہو جائے" ہینس نے کہا کہ عورت دماغی طور پر بیمار ہے۔ بچے کا قتل کرنے کے بعد اس نے ایمرجنسی آپریٹر کو باخبر کیا۔ پولیس جب وہاں پہنچی اس نے دیکھا کہ بچی کی لاش خون سے آلودہ ہے مہلا کے ہاتھ میں چاقو ہے اور وہ بائبل کا درس سن رہی تھی۔

60 فیصد فرانسیسی لوگ ہم جنسی شادی کے حق میں، صرف 33 فیصد لوگ ایسی شادی کے خلاف ہیں

فرانس کے 18 سال سے 35 سال کی عمر کے زمرہ کے 60 فیصد لوگوں نے ہم جنسی شادی کے حق میں اپنا خیال ظاہر کیا ہے چینی خبر رساں ایجنسی شنہوا کی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ جاپان کی بی وی اے ٹریننگ انسٹی چیوٹ نے اس کے متعلق ایک سروے کرایا اور اس سروے میں یہ حیران کن اعداد و شمار ابھر کر سامنے آئے ہیں اس سروے میں صرف 33 فیصد لوگوں نے ہم جنسی شادی کے خلاف اپنی رائے ظاہر کی ہے جبکہ 7 فیصد لوگوں نے اس مدعے پر اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا ہے۔ اس سروے میں ایک دلچسپ سچائی یہ بھی ابھر کر سامنے آئی ہے کہ فرانسیسی لوگ اپنی شادی بارے بہت سنجیدہ ہوتے ہیں اگر فرانسیسی مرد یا عورت کسی سے شادی کرتے ہیں تو عمر بھر ساتھ رہنے کا وعدہ کرتے ہیں اس سروے میں 83 فیصد لوگوں نے مانا ہے کہ شادی عمر بھر کا بندھن ہوتا ہے ان میں 56 فیصد لوگوں نے کہا ہے کہ وہ شادی اس لئے کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے ہونے والے خاوند یا بیوی سے پیار کرنا چاہتے ہیں جبکہ 28 فیصد فرانسیسی لوگوں نے بتایا کہ وہ شادی اس لئے کرتے ہیں کیونکہ وہ گھر بسانا چاہتے ہیں۔

دنیا میں ہر سال ہزاروں عورتیں اپنے رشتے داروں کے ہاتھوں قتل کر دی جاتی ہیں

دنیا میں ہر سال ہزاروں عورتیں اپنے رشتہ داروں کے ہاتھوں قتل کر دی جاتی ہیں۔ کیونکہ یہ عورتیں اپنے شریک حیات کو اپنی مرضی سے چن لیتی ہیں اور زیادہ ایسا طرز باعث شرم اور بے عزتی ہوتی ہے۔ ماہروں کا کہنا ہے کہ یہ طریقہ تمام قومی اور مذہبی سرحدوں کو پار کر جاتا ہے۔ عورتوں کے معاملوں پر سویڈن کی وزارت خارجہ کے ایک ماہر مسٹر گرڈ جانسن لاتھم کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ کی رپورٹ جس میں کہا گیا ہے کہ ایک سال کے اندر تقریباً پانچ ہزار عورتیں ناموس اور عزت کے نام پر ہلاک کی گئی ہیں انہوں نے کہا یہ تعداد زیادہ ہو سکتی ہے کم نہیں مسٹر لاتھم عورتوں کے خلاف اس تشدد کے بارے میں ایک بین الاقوامی کانفرنس آئندہ اسٹاک ہوم کے ایک مضافاتی علاقہ میں منعقد کر رہے ہیں۔ سویڈن کے افسروں کا کہنا ہے کہ نام نہاد ناموس کے نام پر اس قتل کے بارے میں یہ کانفرنس سب سے بڑی ہوگی۔

عورتوں کے حقوق کے بارے میں لڑنے کے سلسلہ میں سویڈن سرفہرست ہے 2002 سویڈن میں ایک کرد طالبہ فہمہ ساہندل کو اس کے والد ایک کرد مسلم نے اس بنا پر گولی مار کر قتل کر دیا تھا کہ اس نے ایک سویڈن کے باشندے سے شادی کر لی تھی۔ مسز لاتھم کا کہنا ہے کہ والد کی طرف سے اس قتل کے واقعات کو عام طور پر مسلم ممالک کے لوگوں سے جوڑا جاتا ہے۔ لیکن یہ بات غلط ہے کیونکہ عورتوں کے خلاف جذبات ہر ملک میں پائے جاتے ہیں کیونکہ عورتوں کو مردوں کے مقابلہ میں کمتر سمجھا جاتا ہے

اور مردوں کو ان کا حکمران سمجھا جاتا ہے لیکن ایک کرد سویڈن کے باشندہ کا کہنا ہے کہ اس قسم کے قتل کا تعلق مذہب سے ہے کیونکہ اس نے اپنی نوجوانی میں کردوں کے ایک گاؤں میں ایک لڑکی کو زندہ جلاتے دیکھا تھا۔ یہ حرکت اس کے باپ نے کی تھی کیونکہ اس لڑکی نے شادی سے پہلے جنسی فعل کر لیا تھا۔

جسم فروشی میں شامل کمسن لڑکیوں کی تعداد بڑھی 66 ہزار بچوں کو جبراً جسم فروشی کے دھندے میں دھکیل دیا گیا

بھارت میں 1996 سے 2000 کے درمیان تقریباً 2.67 لاکھ بچے غائب ہوئے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ان میں سے تقریباً ایک چوتھائی بچوں سے جبری جسم فروشی کرائی جاتی ہے۔ 10 دسمبر کو یوم حقوق انسانی کے موقع پر جاری دی ایکشن ریسرچ آن ٹریفکنگ ان وومن اینڈ چلڈرن۔2002-03 کی رپورٹ کے مطابق جسم فروشی کے دھندے میں شامل افراد کم عمر کی لڑکیوں کو اپنا شکار بناتے ہیں۔ مجرموں میں یہ خیال ہے کہ کمسن لڑکیوں کے ساتھ سیکس کرنا سب سے محفوظ ہوتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کچھ لوگوں میں یہ بھی اندھا وشواس ہے کہ کمسن لڑکیوں کے ساتھ سیکس کرنے سے ایڈز کی بیماری دور ہوتی ہے اس وجہ زیادہ سے زیادہ کمسن لڑکیوں کو اس پیشے میں شامل کیا جاتا ہے۔ کئی ملکوں میں تو سیاحت کو فروغ دینے کیلئے سرکاریں غیر قانونی جسم فروشی کے دھندے کی طرف سے آنکھیں موند لیتی ہیں۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 54 Tuesday, 25 Jan/1st Feb 2005 Issue No : 4

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

خلاصہ خطبہ عید الاضحی

قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ انسان کو حکم ہے کہ اپنے تمام وجود کے ساتھ اللہ کی راہ میں قربان ہو جائے

جس طرح تم اپنے ہاتھوں سے قربانی ذبح کرتے ہو ایسا ہی خود کو اسکی رضا کی خاطر قربان کر دو

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تمام احباب جماعت کو عید کی مبارک باد

از۔سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 جنوری 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے آیت قرآنی لن ینال اللہ لحومُھا ولا دماءُ ھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم کذالک سخر ھا لکم لتکبروا اللہ علیٰ ماھدٰکم وبشر المحسنین ۔(الحج آیت 38) کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا آج قربانی کی عید ہے اس عید پر جس کو بھی توفیق ہو قربانی کرتا ہے یہاں مغربی ممالک میں تو اس طرح قربانی کا تو تصور نہیں جو اہتمام ایشیا کے ممالک میں یا افریقن ممالک میں یا اور ممالک میں ہوتا ہے جہاں بڑے اہتمام سے بکرے خریدے جاتے ہیں قربانی کے دیگر جانور خریدے جاتے ہیں یہاں تک کہ بعض لوگ اونٹ کی قربانی بھی کرتے ہیں۔ان دنوں میں بکروں بھیڑوں کی تلاش یا زیادہ قیمتی بکرے خریدنے کی دوڑ لگی ہوتی ہے۔پھر بڑے فخر سے بتایا جاتا ہے کہ ہم نے بڑا قیمتی بکرا خریدا ہے ہمارا جانور ہمسائیوں کے جانور سے بڑا تھا فرمایا اس بات میں دکھاوے کا اظہار زیادہ ہوتا ہے پھر ایک طبقہ اور ہے جو دوسری انتہا کو پہنچا ہوا ہے جو توفیق ہوتے ہوئے بھی مریل جانور خرید لیتے ہیں صرف خانہ پوری کرتے ہیں اپنے پر تو بے انتہا خرچ کر لیتے ہیں لیکن قربانی کے وقت انکی زبان پر مہنگائی کا تذکرہ ہوتا ہے فرمایا حدیث میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ قربانی سے کئی دن پہلے جانوروں کو کھلا پلا کر موٹا کرتے تھے بہر حال اچھے جانور کی قربانی کیا کرتے تھے فرمایا یہ دو طرح کے لوگ ہیں ہر دو کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ قربانی اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنی ہے اللہ تعالیٰ تمہاری توفیقوں کو بھی جانتا ہے اور تمہاری قربانی کی حقیقت کو بھی جانتا ہے۔ ان ہر دو طبقات کو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہئے جسکی تلاوت خطبہ کے شروع میں کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تک ہر گز تمہاری قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا فرمایا ہمیشہ اس سوچ کے مطابق قربانی کرنی چاہئے کہ اللہ نے مجھے حضرت ابراہیم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دی اللہ نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے۔

کہ اس کے حکم پر عمل کروں اس نے مجھے توفیق دی ہے کہ اس کی رضا حاصل کرنے والوں میں سے بن جاؤں فرمایا جب ایک قربانی کرنے والا ایسی نیت کے ساتھ قربانی کرتا ہے تو اس کی قربانی اللہ تعالیٰ تک پہنچتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قربانی کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انسان کو حکم ہے کہ اپنے تمام وجود کے ساتھ اللہ کی راہ میں قربان ہو جائے اس سے اتنا ڈرے کہ اس کی راہ میں فنا ہو جائے جسطرح تم اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کرتے ہو ایسا ہی خود کو اس کی رضا کی خاطر قربان کر دو پس اس معیار پر قربانیاں پیش ہونی چاہئیں جس طرح ایک جانور تمہاری چھری کے نیچے آکر قربانی پیش کر رہا ہے تمہارے دل میں بھی یہ بات آنی چاہئے کہ اگر کبھی مجھے بھی قربانی دینی پڑی تو خدا کی راہ میں قربانی دے دوں گا فرمایا اس عظیم قربانی کی مثال نے اللہ پر ایمان لانے والوں کو یہ نمونہ بھی دے دیا ہے کہ اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے زندگی کی کوئی اہمیت نہیں اور یاد رکھیں کہ اعلیٰ معیار کیلئے قربانی کرنے والے باپ بیٹا (حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ۔ناقل) کو کس پیار سے خدا نے دیکھا اور کس اطاعت اور نیکی اور صبر کے جذبہ سے انہوں نے قربانی پیش کی یہی وجہ ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ اٹھ جاؤ چھری نہیں پھیرنی میں نے تمہاری اطاعت اور تقویٰ کے معیار کو دیکھنا تھا تم اس امتحان میں پورے اترے ہو تمہارے سے میں نے اس سے بھی بڑی قربانی لینی ہے چنانچہ اس عظیم واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلما بلغ معہ السعی .... فی الاخرین

(الصفت آیت ۱۰۳-۱۰۹)

ترجمہ ۔ پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا تو اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس غور کر تیری کیا رائے ہے اس نے کہا اے میرے باپ وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔پس جب وہ دونوں رضامند ہو گئے اور اس نے اُسے پیشانی کے بل لٹا دیا تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم یقیناً تو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک ذبح عظیم کے بدلے اسے بچا لیا اور ہم نے بعد میں آنے والوں کیلئے اس کا ذکر خیر باقی رکھا۔

فرمایا وہ بڑے کام اور بڑی قربانیاں کیا تھیں وہ ایک تو بے آب وگیا جنگل میں رہنے کی قربانی تھی پھر خدا نے اس قربانی کو کئی گنا پھل لگایا کہ وہ جنگل شہر بن گیا اور اس کی نسل میں ایک ایسا شخص پیدا ہوا جو خاتم الانبیاء کہلایا اور آخری شرعی نبی کہلایا اور وہ قربانی جس کی مثال حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ایک مرتبہ قائم کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ نے ان قربانیوں کے نمونے ہر روز اپنی زندگیوں میں دکھانے شروع کئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بچایا تھا کہ انکی نسل میں عظیم قربانیوں کے نمونے قائم ہونے تھے تا کہ شیطان اور اس کے چیلوں کو پتہ لگ جائے کہ خدا کی راہ میں قربانی کرنے والے کس طرح اپنی گردنیں کٹاتے ہیں فرمایا پھر ان قربانیوں کے کچھ نمونے آخرین کے زمانے میں بھی ہمیں نظر آتے ہیں چنانچہ حضرت صاحبزادہ عبد الطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ اور آپ کے بعد سو سال میں مسلسل جان کے نذرانے پیش کرنے والے شہداء اس کے گواہ ہیں اس موقعہ پر حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں عید الاضحیٰ کے اس مبارک دن میں خاص طور پر شہداء اور ان کے خاندانوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے فرمایا یہ ہے قربانی کی عید منانے کا طریق۔کہ ان قربانیوں کو یاد کیا جائے فرمایا اس موقعہ پر اسیران راہ مولیٰ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر پر فرمایا کہ آج جمعہ بھی ہے اور جمعہ کیلئے یہ اعلان ہے کہ جمعہ نہیں ہو گا نماز ظہر ادا کی جائے گی خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے تمام دنیا کے احمدیوں کو عید کی مبارک باد کا تحفہ پیش فرمایا۔

سال 2005 میں تبلیغی وتربیتی جلسے

احباب جماعت اور مبلغین و معلمین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دوران سال 2005ء میں درج ذیل تاریخوں میں تبلیغی وتربیتی جلسوں کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کم از کم چار جلسے دوران سال منعقد کئے جائیں۔سہولت کے مطابق تاریخوں میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ ۔جلسہ یوم مصلح موعودؓ	20 فروری
☆ ۔جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	23 مارچ
☆ ۔جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	24 اپریل بروز اتوار
☆ ۔جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	21 مئی بمطابق 12 ربیع الاوّل
☆ ۔جلسہ یوم خلافت	27 مئی
☆ ۔ہفتہ قرآن مجید	یکم تا 7 جولائی
☆ ۔جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	28 اگست بروز اتوار
☆ ۔جلسہ پیشوایان مذاہب	25 ستمبر بروز اتوار
☆ ۔جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	13 اکتوبر بروز اتوار

(نائب ناظر اصلاح وارشاد بھارت قادیان)